REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

POSTAL REGISTRATION NO. P/GDP-23

جلد ۴۱ — شمارہ ۳۲

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر:- منیر احمد خادم

نائبین:- قریشی محمد فضل اللہ، محمد نسیم خان

شرح چندہ
سالانہ ۱۰۰ روپے
بیرونی ممالک:-
بذریعہ ہوائی ڈاک
۲۰ پاؤنڈ یا ۴۰ ڈالر امریکن
بذریعہ بحری ڈاک:-
دس پاؤنڈ یا ۲۰ ڈالر امریکن

THE WEEKLY "BADR" QADIAN-143516

ہفت روزہ بدر قادیان ۱۴۳۵۱۶

۶ صفر ۱۴۱۳ ہجری — ۶ ظہور ۱۳۷۱ ہش — ۶ اگست ۱۹۹۲ء

اخبار احمدیہ

بفضلہ تعالیٰ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز لندن میں بخیر و عافیت ہیں۔ الحمد للہ

احباب کرام پیارے آقا کی صحت و سلامتی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں معجزانہ کامیابی اور خصوصی حفاظت کیلئے دعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر رہے اور روح القدس سے آپ کی تائید و نصرت فرمائے آمین۔

اگر تم اسلام کی خدمت کرنا چاہتے ہو تو پہلے خود تقویٰ اور طہارت اختیار کرو

ارشادات سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

"اگر تم اسلام کی حمایت اور خدمت کرنا چاہتے ہو تو پہلے خود تقویٰ اور طہارت اختیار کرو جس سے خود تم خدا تعالیٰ کی پناہ کے حصن حصین میں آسکو اور پھر تم کو اس خدمت کا شرف اور استحقاق حاصل ہو تم دیکھتے ہو کہ مسلمانوں کی بیرونی طاقت کیسی کمزور ہو گئی ہے قومیں ان کو نفرت و حقارت کی نظر سے دیکھتی ہیں اگر تمہاری اندرونی اور قلبی طاقت بھی کمزور اور پست ہو گئی تو بس پھر تو خاتمہ ہی سمجھو تم اپنے نفسوں کو ایسے پاک کرو کہ قدسی قوت ان میں سرایت کرے اور وہ سرحد کے گھوڑوں کی طرح مضبوط اور محافظ ہو جائیں اللہ تعالیٰ کا فضل ہمیشہ متقیوں اور راستبازوں ہی کے شامل حال ہوا کرتا ہے اپنے اخلاق اور اطوار ایسے نہ بناؤ جن سے اسلام کو داغ لگ جاوے بدکاروں اور اسلام کی تعلیم پر عمل نہ کرنے والے مسلمانوں سے اسلام کو داغ لگتا ہے کوئی مسلمان شراب پی لیتا ہے تو کہیں قے کرتا پھرتا ہے پگڑی گلے میں ہوتی ہے موریوں اور گندی نالیوں میں گرتا پھرتا ہے پولیس کے جوتے پڑتے ہیں ہندو اور عیسائی اس پر ہنستے ہیں اس کا ایسا خلاف شرع فعل اس کی ہی تضحیک کا موجب نہیں ہوتا بلکہ در پردہ اس کا اثر نفس اسلام تک پہنچتا ہے مجھے ایسی خبریں جیل خانوں کی رپورٹیں پڑھ کر سخت رنج ہوتا ہے جب میں دیکھتا ہوں کہ اس قدر مسلمان بدعملیوں کی وجہ سے مورد عتاب ہوئے دل بے قرار ہو جاتا ہے کہ یہ لوگ جو صراط مستقیم رکھتے ہیں اپنی بد اعمالیوں سے صرف اپنے آپ کو نقصان نہیں پہنچاتے بلکہ اسلام پر ہنسی کراتے ہیں۔ یہی وجہ تھی کہ کسی گذشتہ مردم شماری کے وقت مسٹر ایبٹسن صاحب نے اپنی رپورٹ میں بہت کچھ لکھا تھا میری غرض اس سے یہ ہے کہ مسلمان لوگ مسلمان کہلا کر ان ممنوعات اور منہیات میں مبتلا ہوتے ہیں جو نہ صرف ان کو بلکہ اسلام کو مشکوک کر دیتے ہیں پس اپنے چال چلن اور اطوار ایسے بنا لو کہ کفار کو بھی تم پر (جو در اصل اسلام پر ہوتی ہے) نکتہ چینی کرنے کا موقعہ نہ ملے تمہارا اصل شکر تقویٰ اور طہارت ہی ہے مسلمان پوچھنے پر الحمد للہ کہہ دینا سچا سپاس اور شکر نہیں ہے اگر تم نے حقیقی سپاس گذاری یعنی طہارت اور تقویٰ کی راہیں اختیار کر لیں تو میں تمہیں بشارت دیتا ہوں کہ تم سرحد پر کھڑے ہو کوئی تم پر غالب نہیں آسکتا مجھے یاد ہے کہ ایک ہندو سررشتہ دار تھے جس کا نام جگن ناتھ تھا اور جو ایک متعصب ہندو تھا بتلایا کہ امرتسر یا کسی جگہ میں وہ سررشتہ دار تھا جہاں ایک ہندو اہلکار در پردہ نماز پڑھا کرتا تھا مگر بظاہر ہندو تھا میں اور دیگر سارے ہندو اسے بہت برا جانتے تھے اور ہم سب اہلکاروں نے مل کر ارادہ کر لیا کہ اس کو ضرور موقوف کرائیں سب سے زیادہ شرارت میرے دل میں تھی میں نے کئی بار شکایت کی کہ اس نے یہ غلطی کی ہے اور یہ خلاف ورزی کی ہے مگر اس پر کوئی التفات نہ ہوتی تھی لیکن ہم نے ارادہ کر لیا ہوا تھا کہ اسے ضرور موقوف کرا دیں گے اور اپنے اس ارادہ میں کامیاب ہونے کے لیے بہت سی نکتہ چینیاں بھی جمع کر لی تھیں اور میں وقتاً فوقتاً ان نکتہ چینیوں کو صاحب بہادر کے روبرو پیش کر دیا کرتا تھا صاحب اگر بہت ہی غصہ ہو کر اس کو بلا بھی لیتا تھا تو جونہی وہ سامنے آجاتا تو گویا آگ پر پانی پڑ جاتا معمولی طور پر نہایت نرمی سے اسے فہمائش کر دیتا۔ گویا اس سے کوئی قصور سرزد ہی نہیں ہوا۔

اصل بات یہ ہے کہ تقویٰ کا رعب دوسروں پر بھی پڑتا ہے اور خدا تعالیٰ متقیوں کو ضائع نہیں کرتا۔"

(ملفوظات جلد نمبر ۱ صفحہ ۷۷-۷۹)

جلسہ سالانہ برطانیہ

بخیر و عافیت اختتام پذیر ہو گیا

الحمد للہ کہ جلسہ سالانہ برطانیہ ۳۱ جولائی یکم و ۲ اگست کو نہایت کامیابی کے ساتھ منعقد ہو کر اختتام پذیر ہوا احباب جماعت قادیان نے جلسہ کا پروگرام اور سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے تینوں روز کے خطابات بذریعہ ڈش انٹینہ براہ راست جلسہ گاہ اسلام آباد ٹلفورڈ سے دیکھے۔ ہندوستان میں یہ پہلا موقعہ ہے کہ احباب جماعت قادیان نے اس طرح حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطابات کو سنا۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطابات اور جلسہ سالانہ کا تفصیلی پروگرام انشاء اللہ آئندہ دیا جائے گا۔

قادیان سے اس مرتبہ مکرم جمیل احمد صاحب ناصر ایڈووکیٹ ناظر تعلیم و ناظم جائیداد بطور مرکزی نمائندہ جلسہ سالانہ برطانیہ میں شرکت کے لئے تشریف لے گئے ہیں۔

جلسہ سالانہ قادیان

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے امسال جلسہ سالانہ قادیان ۲۶، ۲۷، ۲۸ فتح (دسمبر) ۱۳۷۱ ہش / ۱۹۹۲ء کو مرکز احمدیت قادیان میں منعقد ہوگا۔

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے۔ پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر: نگران بورڈ بدر قادیان

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

ہفت روزہ بدر قادیان

مورخہ ۲۰ ظہور ۱۳۷۱ہش

یوم شہادت حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ

چند تلخ حقیقتیں

شیعہ برادری کی طرف سے ہر سال ۱۰ محرم الحرام کو حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کا یوم شہادت منایا جاتا ہے۔ تمام دنیا میں جہاں جہاں شیعہ حضرات ہیں اس دن ماتمی جلوس اور تعزیے نکالے جاتے ہیں۔ کالے کپڑے پہنے جاتے ہیں۔ حضرت امام حسین رضی کے گھوڑے کو سجایا جاتا ہے جلوس میں چلنے والے معتقدین غم واندوہ کی حالت میں اپنے سینوں کو پیٹتی کرتے ہیں، روتے ہیں چلاتے ہیں۔ طرح طرح کی حرکتوں سے نوحہ کرتے ہیں اور پھر بالآخر مختلف امام باڑوں میں جاکر یہ جلوس ختم ہو جاتے ہیں۔

حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کے یوم شہادت پر شیعہ حضرات کی طرف سے جو رسوم ادا کی جاتی ہیں۔ وہ کس قدر غلط ہیں اور کتنی صحیح اس پر بحث نہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ وہ جو کچھ بھی کرتے ہیں اپنے خیال میں سچ اور صحیح سمجھ کر کرتے ہیں اور انہیں ہر صورت میں حق ہے کہ اپنے خیال میں جس چیز کو صحیح سمجھتے ہیں۔ اس پر ضرور عمل کریں۔ لیکن اگر اس بنا پر شیعہ مخالف مسلم فرقوں کی طرف سے اُن کے ماتمی جلوس اور تعزیوں پر پتھر پھینکے جائیں۔ ان کا جلوس کو مارا پیٹا جائے اُن کا راستہ روکا جائے اور فتنہ فساد کی چنگاریوں کو بھڑکا کر فضا کو مشتعل کیا جائے یا چلتے جلوس میں بم دھماکہ کر دیا جائے تو یہ نہایت مکروہ اور قابل نفرت بات ہوگی۔ اور بدقسمتی سے ہر سال ہی اس گھناؤنے عمل کو دوہرایا جاتا ہے۔ ایسی شرمناک حرکتیں ہندوستان کے مختلف علاقوں میں بھی ہوتی ہیں اور پاکستان بھی اس سے بری الذمہ نہیں اور امسال پشاور پاکستان میں جو قابل نفرت حرکت ہوئی اس سے تمام دنیا آگاہ ہے۔ ایسی حرکتوں سے شیعہ مخالف مسلم فرقے جو اپنے خیال میں شیعوں کی غیر اسلامی حرکتوں کے باعث ان سے متشددانہ سلوک کرتے ہیں کسی صورت میں بھی اُن کے اپنے کردار اسلامی اقدار واخلاق کے دائرے میں قرار نہیں دیئے جا سکتے۔ اس طرح شیعہ حضرات کو نہایت خوبصورتی سے یہ کہنے کا موقع مل جاتا ہے کہ وہ حسینی ہیں۔ اور ان کے مخالف یزید پلید کا کردار ادا کر رہے ہیں۔

ذرا سوچئے! کسی کو کیا حق ہے کہ جس عقیدہ کو وہ بہتر خیال کرے اپنے مخالف کو بھی مجبور کرے کہ وہ اس کے عقیدہ کو قبول کرے اور قبول نہ کرنے پر اس کے خلاف مفسدانہ حرکتیں کرے اور ان حرکتوں میں اسلامی دائرہ اخلاق سے بھی باہر نکل جائے۔ اور پھر یہ بھی سوچئے کہ ایک ہی مذہب کے ماننے والے دو فرقوں کی باہم لڑائی سے ایک تو غیر مسلموں کی نظر میں ہم نشانہ تمسخر بنتے ہیں اور دوسرے یہ بھی تو ممکن ہے کہ اس آپسی افتراق وانشقاق کے باعث دوسرے ہم سے ناجائز فائدہ اٹھائیں۔

حقیقت یہ ہے کہ شیعہ فرقہ کے لوگ اپنے آپ کو مسلمان سمجھتے ہیں اور اس لحاظ سے اُن کا حق ہے کہ وہ اپنے آپ کو مسلمان کہیں اور تمام دوسرے فرقوں کو انہیں مسلمان سمجھنا چاہیئے اور کسی کو یہ حق نہیں کہ وہ کسی ایسے شخص کو غیر مسلم سمجھے جو اپنا مذہب اسلام بتائے۔ کلمہ طیبہ پڑھے۔ بیت اللہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھے اور مسلمانوں کا ذبیحہ کھائے۔ —— مسلمان فرقوں کی یہ بڑی بھاری بدقسمتی ہے کہ انہیں ایسے ظاہر پرست مولویوں کی سربراہی حاصل ہے جو ایک ہی جملے سے اپنے مخالف مسلمان بھائیوں کو کافر اور دائرہ اسلام سے خارج قرار دیتے ہیں ان مولویوں میں اتنا دم تو نہیں کہ وہ کسی غیر مسلم کو اسلام کے سنہری اصول بتا کر مسلمان بنا سکیں البتہ اسلام سے نکال لینے میں نہایت دلیر ہیں۔

جہاں ہم شیعہ حضرات کے خلاف فتنہ وفساد اور ظلم کے مخالف ہیں وہاں دوسری طرف شیعہ علماء سے بھی ہماری دردمندانہ درخواست ہے کہ ایک مسلمان کی حیثیت سے انہیں بہرصورت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کے مبارک ارشادات پر عمل کرنا چاہیئے۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو سختی سے منع فرمایا تھا کہ ۔۱۔ اپنے مُردوں پر نوحہ نہ کریں کیونکہ یہ غیر اسلامی طریق ہے اور زمانہ جاہلیت کی رسم ہے ۲۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ بھی ارشاد ہے کہ نوحہ کرنے کی وجہ سے میت کو عذاب دیا جاتا ہے۔ علماء اسلام نے اس حدیث کی تشریح میں کہا ہے کہ اس میت کو سزا دی جاتی ہے جس نے اپنے ورثا کو نوحہ کرنے کی وصیت کی ہو۔

ہمارا پختہ ایمان اور یقین ہے کہ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ نے اپنے ورثاء کو کبھی بھی ایسی حرکتیں کرنے تعزیے نکالنے، رونے پیٹنے یا چھاتیاں چھلنی کرنے کی وصیت نہیں کی ہوگی اور نہ یہ بات نواسہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے شایان شان ہے۔ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا:۔ "حضرت امام حسین اور امام حسن رضی اللہ عنہما خدا کے برگزیدہ اور صاحب کمال اور صاحب عفت اور عصمت اور ائمۃ الہدیٰ تھے" (تریاق القلوب) پس یہ بدرسوم بعد میں آنے والے جہلاء کی ایجادات ہیں اور شیعہ علماء کا فرض ہے کہ وہ نہ صرف خود ان بدرسوم سے اجتناب کریں بلکہ شیعہ برادری کو بھی ان بدرسوم سے روکنے کی کوشش کریں۔ اور انہیں صحیح اسلامی تعلیم اور سنت رسول ؐ سے آگاہ کریں۔ اگر شیعہ علماء اس طرف توجہ کریں اور شیعہ بھائیوں کو صحیح اسلامی طریق سمجھانے میں کامیابی حاصل کریں تو حضرت امام حسین رض کے تئیں یہ ان کا زبردست خراج عقیدت ہوگا۔ اور اسی طرح ہم سب حضرت امام کی اسلام کی خاطر دی جانے والی اس عظیم تاریخی شہادت کی صحیح قدر وقیمت پہچاننے والے بن جائیں گے ۔۔۔!

(منیر احمد خادم)

نصرت باری تعالیٰ

رِدائے ظُلم وستم یقیناً لپیٹ دے گا خدائے قادر
عَدُوِّ دینِ متین آخر سمیٹ دے گا خُدائے قادر

وہ جو بہانگِ دُہل ہماری مخالفت پہ تُلے ہوئے تھے
خُدائے اِنّی مُعِیْن نے وہ سب پلک جھپکتے مٹا دئے تھے

جو اُڑ رہے تھے بلندیوں پہ تھے عزم جن کے بہت بھیانک
اُنہیں جو مظلوم دل سے آہیں گرفتِ مولا ہوئی اچانک

اُٹھے تھے جو آندھیوں کی مانند وہ خاک ہو کر بکھر گئے ہیں
جنہیں مٹانے کا سوچتے تھے وہ سارے عالم میں پھیل گئے ہیں

ستم کی چکی چلانے والے اُسی میں آخر پسیں گے بے شک
جنہیں خُدا کی پناہ ہوگی جہاں میں ہر سُو بڑھیں گے بے شک

خُدا کے پیاروں سے بَیر رکھنا خدا کو ہرگز نہیں گوارا
وہ "کُن" کہے اور راکھ کر دے جو اُسکی قُدرت کا ہو اِشارا

خدا کے بندوں پہ ابتلاؤں کا دَور آنا بھی ہے ضروری
ہر آزمائش میں عزم وہمت سدا دکھانا بھی ہے ضروری

خدا کے شیرو نہ ڈگمگاؤ، یہ عزم آگے ہی بڑھتے جاؤ
کرو نہ تم غیر پر توکل، خدا کے دَر پہ ہی سر جھکاؤ

خلیق مجھ کو یقین ہے آخر خدا کی نصرت ہمیں ملے گی
خدا کے پیاروں کی یہ جماعت جہاں میں ہر سو بڑھے پھلے گی

(اِن شآءَ اللہ تعالیٰ)

خلیق بن فائق گورداسپوری

خطبہ عید الاضحیہ

توحید کامل ہی اسلام ہے۔ کلمہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ میں دراصل یہی پیغام ہے

حج کے وقت آپ کو ابراہیمی عبادت کی اداؤں میں اسلام کا معراج دکھائی دے گا

تمام تر زندگی کا خلاصہ حج میں ہے ہر قسم کی باتیں جو انسان اختیار کرتا ہے حج میں ان سب باتوں کو للہ کرنے کی ایک تصویر دکھائی دیتی ہے

اسلام کے ساتھ چمٹے رہو جیسا کہ ابراہیم چمٹا رہا۔ جیسا کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم چمٹے رہے!!!

از سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۱۲ احسان (جون) ۱۳۷۱ ہش / ۱۹۹۲ء بمقام اسلام آباد (یو۔کے)

تشہد اور تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے سورۃ آل عمران کی درج ذیل آیات کی تلاوت فرمائی۔

اِنَّ اَوَّلَ بَیْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِیْ بِبَکَّۃَ مُبٰرَکًا وَّھُدًی لِّلْعٰلَمِیْنَ ۝ فِیْہِ اٰیٰتٌۢ بَیِّنٰتٌ مَّقَامُ اِبْرٰھِیْمَ وَمَنْ دَخَلَہٗ کَانَ اٰمِنًا وَلِلّٰہِ عَلَی النَّاسِ حِجُّ الْبَیْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَیْہِ سَبِیْلًا وَمَنْ کَفَرَ فَاِنَّ اللّٰہَ غَنِیٌّ عَنِ الْعٰلَمِیْنَ ۝

(سورۃ آل عمران: آیات ۹۷-۹۸)

اور پھر حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا۔

ان آیات میں اللہ تعالیٰ بیت الحرام یعنی خانہ کعبہ سے متعلق یہ ارشاد فرماتا ہے کہ وہ

پہلا گھر جو بنی نوع انسان کے فائدہ کے لئے بنایا گیا

وہ ہے جو بکّہ یعنی مکّہ میں ہے مُبَارَکًا: بہت ہی برکتوں والا ہے ایسا گھر جس میں برکتیں رکھ دی گئی ہیں وَھُدًی لِّلْعٰلَمِیْنَ، اور تمام جہانوں کے لئے ہدایت کا سامان ہے فِیْہِ اٰیٰتٌۢ بَیِّنٰتٌ: اس گھر میں بہت کھلی کھلی آیات ہیں یعنی خدا تعالیٰ کی طرف لیجانے والے نشان ہیں۔

"آیات" سے مراد ایسے نشان ہیں جو خدا کی طرف راہنمائی کرتے ہیں اور ایسے نشان ہیں جو خدا کی طرف سے نازل ہوتے ہیں پس ان دونوں قسم کے تعلق باللہ کے ذریعوں کو آیات کہا جاتا ہے۔ وہ آیات کیا ہیں وہ مَقَامُ اِبْرٰھِیْمَ ابراہیم کا مقام ہیں وَمَنْ دَخَلَہٗ کَانَ اٰمِنًا: جو بھی اس گھر میں یا اس میں داخل ہو جائے یا اس مقام کو پالے وہ امن میں آجائے گا۔ وَلِلّٰہِ عَلَی النَّاسِ حِجُّ الْبَیْتِ: اور اللہ کا بنی نوع انسان پر یہ حق ہے کہ اس کی خاطر وہ اس بیت کے طواف کی نیت کریں اور اس بیت کا حج کریں۔ یہ اس کے لئے فرض ہے جو وہاں تک جانے کی استطاعت رکھتا ہو وَمَنْ کَفَرَ: اور جو کوئی انکار کرے یا ناشکری کا اظہار کرے۔ فَاِنَّ اللّٰہَ غَنِیٌّ عَنِ الْعٰلَمِیْنَ، تو یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ تمام جہانوں سے بے پرواہ ہے۔

یہاں "عَالَمِیْنَ" جو دہرایا گیا ہے اس کا پہلے عالمین سے ایک رابطہ ہے فرمایا مُبٰرَکًا وَّھُدًی لِّلْعٰلَمِیْنَ۔ خدا نے یہ گھر اس لئے بنایا یا بندوں کو توفیق دی کہ وہ خدا کی خاطر بنائیں تاکہ تمام جہانوں کو اس سے فائدہ پہنچے اور تمام جہانوں کے لئے برکتیں ہوں آخر پر فرمایا وَمَنْ کَفَرَ فَاِنَّ اللّٰہَ غَنِیٌّ عَنِ الْعٰلَمِیْنَ جو کوئی انکار کرے تو اللہ تعالیٰ تمام جہانوں سے غنی ہے، مستغنی ہے، بے پروا ہے۔ پہلی آیت کی روشنی میں اس دوسری جگہ عَالَمِیْنَ کا معنی سمجھنا ہوگا اگر خدا مستغنی ہے تو اسے کیا ضرورت تھی کہ لوگوں کے فائدہ کے لئے گھر بنائے۔ مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ تمام جہانوں کی پرواہ رکھتا ہے ان کے فائدے کے لئے وہ تمام اقدامات فرماتا ہے جن کے ساتھ تمام بنی نوع انسان کے فوائد وابستہ ہیں لیکن اگر کوئی انکار کرے تو ایسا انکار کرنے والے خواہ سارا جہان ہو جائے تب بھی خدا کو کوئی پرواہ نہیں ہوگی کیونکہ اس کا نقصان نہیں ہے جس کے فائدے کے لئے چیز بنائی گئی ہے وہ اگر فائدہ نہ اٹھائے تو بنانے والے کا نقصان نہیں فائدہ نہ اٹھانے والے کا نقصان ہے یہ مضمون ہے جو یہاں بیان ہو رہا ہے۔ اس مضمون پر میں پہلے بھی ایک خطبہ میں روشنی ڈال چکا ہوں کہ لفظ مَقام جو میم کی زبر سے ہے اور لفظ مُقام جو میم کی پیش سے ہے ان دونوں میں کچھ فرق ہے۔ اہل لغت یہ کہتے ہیں کہ لفظ مُقام جو میم کی پیش سے آتا ہے یہ ہمیشہ ظاہری رہنے کی جگہ سے متعلق استعمال ہوتا ہے یعنی انسان مکان میں ٹھکانہ کرے یا عارضی طور پر کسی کیمپ میں ڈیرا لگائے یہ دونوں جگہیں مُقام کہلائیں گی لیکن لفظ مَقام مرتبے اور روحانی مکان کے لئے استعمال ہوتا ہے لیکن بعض دفعہ ظاہری مُقام کے معنوں میں اور ظاہری مکان کے معنوں میں بھی استعمال ہو جاتا ہے اس پہلو سے جب قرآن کریم کی آیات پر غور کیا جائے جن میں دونوں لفظ مُقام اور مَقام استعمال ہوئے ہیں تو لفظ مُقام چار آیات میں استعمال ہوا ہے اور چاروں جگہ ظاہری ٹھہرنے کی جگہ کے متعلق استعمال ہوا ہے اور لفظ مَقام چودہ مرتبہ استعمال ہوا ہے اور تیرہ مرتبہ ظاہری معنوں میں نہیں بلکہ روحانی معنوں میں مرتبے کے ہم معنی استعمال ہوا ہے اور ایک جگہ پڑاؤ کے معنی میں استعمال ہوا ہے پس یہاں

مَقَامِ اِبْرٰھِیْمَ سے اوّل مراد ابراہیم کا مرتبہ ہے

اگرچہ وہاں ظاہری معنی بھی ان معنوں میں اطلاق پاتا ہے کہ خانہ کعبہ کے دروازہ کے سامنے کچھ فاصلے پر ایک چھوٹا سا گنبد نما قبہ بنا ہوا ہے جس کے متعلق کہا جاتا ہے کہ یہ مقام ابراہیم ہے اور اس میں وہ پتھر رکھا ہوا ہے جس کے متعلق یہ بیان کیا جاتا ہے کہ اس پتھر پر کھڑے ہو کر حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خانہ کعبہ کی دیواریں اونچی کی تھیں۔ اس زمانے میں آج کل کے طریق پر لکڑیوں کا ڈھانچہ کھڑا کرنے کا تو رواج نہیں تھا نہ ایسے سامان تھے حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام خانہ کعبہ کی تعمیر نو کے معمار تھے اور آپ کے بیٹے حضرت اسماعیلؑ اس معمار کے لئے مزدور کا کام دے رہے تھے جب دیواریں ایک حد سے اونچی ہوئیں تو حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک پتھر چنا اور اس پتھر پر کھڑے ہو کر پھر ان دیواروں کو اپنے اس مقام تک پہنچایا جہاں تک ان کا بلند کرنا مقصود تھا۔ پس مقام ابراہیمؑ میں وہ پتھر پڑا ہوا ہے اور چونکہ حج کے بعد اس کے مناسک میں یہ بات داخل ہے کہ مقام ابراہیمؑ میں ہو سکے تو بہتر ورنہ اس کے قریب دو نفل پڑھے جائیں اور یہ واجب کہلاتا ہے پس وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰھِیْمَ

مُصَلّیٰ۔ ابراہیم کے مقام میں سے نماز کی جگہ چنو اس کے دونوں معنیٰ ہوں گے اوّل معنیٰ جیسا کہ میں نے پہلے بیان کیا ہے کہ ابراہیم جس مقام پر نمازیں ادا کیا کرتا تھا جس مرتبے کی نمازیں ادا کیا کرتا تھا جس عاجزی اور انکسار اور اخلاص کے ساتھ خالصتہً اللہ کا ہو کر نمازیں ادا کیا کرتا تھا تم بھی اس میں سے کچھ حصہ پانے کی کوشش کرو۔ مَقَامِ اِبْرَاهِيْمَ نہیں فرمایا بلکہ مِنْ مَّقَامِ اِبْرَاهِيْمَ جس سے اس معنیٰ کی تائید ہوتی ہے اگر ظاہری مقام مراد ہوتا تو یہ آیت لفظاً یوں ہونی چاہئیے تھی کہ وَاتَّخِذُوْا مَقَامَ اِبْرَاهِيْمَ مُصَلّیٰ لیکن فرمایا مِنْ مَّقَامِ اِبْرَاهِيْمَ۔ ابراہیم کا ایک مرتبہ تھا جسے تم پوری طرح تو حاصل نہیں کر سکو گے کیونکہ وہ بہت بلند مرتبے پر فائز تھا لیکن کوشش یہ ضرور ہونی چاہئیے کہ کچھ نہ کچھ ویسی نمازیں پڑھنے کی توفیق پاؤ جیسی نمازیں ابراہیم پڑھا کرتا تھا اور ظاہری طور پر اس آیت کے منطوق کو پورا کرنے کے لئے حجاج جو وہاں جاتے ہیں وہ اس مقام پر بھی دو نفل ادا کرنے کی کوشش کرتے ہیں اس موضوع پر میں پہلے بہت کچھ کہہ چکا ہوں اب ایک خاص حصے سے متعلق چند گزارشات میں آپ کے سامنے رکھوں گا اور وہ یہ ہے کہ

آیاتٌ بَیِّنٰتٌ کیا چیزیں ہیں

آیٰتٌ بَیِّنٰتٌ دراصل حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اسلام کا خلاصہ ہے اور حج کے تمام مناسک آیٰتٌ بَیِّنٰتٌ کی ہی تشریح ہیں۔ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جس طرح حضرت احدیت جلّ شانہٗ کیلئے اس کھوئے ہوئے گمشدہ مقام کو دوبارہ تلاش کیا جہاں سب سے پہلے خدا کی عبادت کی گئی تھی اور پھر اس کے کھنڈرات پر ایک بنا بیت تعمیر کیا جو اس کے بعد مسلسل آج تک چلا آتا ہے۔ اس میں کچھ تبدیلیاں ہوئیں۔ کچھ مرمتیں ہوئیں۔ کچھ اضافے ہوئے۔ لیکن بنیادی طور پر حضرت ابراہیمؑ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا بنایا ہُوا خانہ کعبہ اسی طرح موجود ہے اور وہ عمارت ان عمارتوں میں شامل ہے جو وسعت اختیار کر چکی ہے تو حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس عمارت سے تعلق رکھتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے کس طرح اپنے عشق کا اظہار کیا اور کیا کیا ایسی ادائیں ابراہیمؑ سے ظاہر ہوئیں جو اللہ تعالیٰ کی نظر میں بہت ہی محبوب ٹھہریں۔ وہ سب ادائیں آیات ہیں ان کے اندر اعجازی نشانات پائے جاتے ہیں اور حضرت ابراہیمؑ سے پہلے کسی عبد سے اس والہانہ رنگ میں خدا کی عبادت کے نشان ظاہر نہیں ہوئے تھے۔ اور ان تمام عبادت کے طریقوں کو جو حضرت ابراہیمؑ کی طرف منسوب ہوتے ہیں اور جس طریق پر آپ نے وہاں عبادت کی ہے [illegible] کا ذکر قرآن کریم نے آیٰتٌ بَیِّنٰتٌ کے تابع فرمایا ہے اس میں نماز بھی شامل لیکن صرف نماز نہیں بلکہ عبادت کو [illegible] وسیع تر معنوں میں استعمال کیا گیا ہے ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو عبادت کی ہے اس میں ہر قسم کی قربانی شامل ہے بیٹے کو خدا [illegible] کی راہ میں قربان کرنے کی خاطر ایک آباد جگہ سے لا کر اس ویرانے میں چھوڑ دینا اور اس کی ماں کو بھی اس ویرانے میں چھوڑ دینا یہ اس وقت کی بات ہے جبکہ حضرت اسماعیل علیہ الصلوٰۃ والسلام ابھی بہت چھوٹی عمر کے تھے دُودھ پیتے تھے اس زمانے میں بے آب و گیاہ وادی میں اپنے بیٹے کو خدا کی خاطر چھوڑ دینا اور ایک ایسی رؤیا کے تابع جس رؤیا میں بیٹے کو قربان کرنے کا اشارہ ملتا تھا حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا پہلا منسک ہے جو حج کا رکن بنا پھر حضرت ہاجرہ نے جس طرح بے قراری اور بے چینی کے ساتھ اس تلاش میں صفا اور مروہ کے چکر لگائے کہ شاید کوئی قافلہ ادھر آتا دکھائی دے تو میں کسی قافلے سے دو گھونٹ پانی کے لے کر اس بچے کی پیاس بجھاؤں تاکہ پیاس سے بلکتا ہُوا میرا بچہ پانی کو ترستا ہُوا نہ مر جائے اس غرض سے بے قراری کے ساتھ جو چکر لگائے یہ بھی حج کا منسک بن گئے اور حج کے ارکان میں یہ بات داخل فرما دی گئی تو ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام اور ان کی اولاد نے وہاں اللہ تعالیٰ کے عشق اور اس کی محبت کی خاطر جو باتیں سرانجام دیں وہ ساری آج حج کے ارکان بن چکے ہیں لیکن ایک بات ایسی تھی جو اب دُہرائی نہیں جا سکتی مگر اس کے اندر جو بے قراری پائی جاتی ہے وہ ضرور دہرائی جا سکتی ہے اور آج بھی حاجی اس کو دہراتے ہیں وہ ہے حضرت اسماعیل علیہ السلام کا ایڑیاں رگڑنا۔ اسماعیل علیہ السلام جب پیاس کی شدت سے بے قرار ہو کر زمین پر ایڑیاں مارتے تھے جس طرح کہ ایک بچہ انتہائی تکلیف میں ایڑیاں مارتا ہے حضرت ہاجرہ کو علم نہیں تھا کہ کیا ہو رہا ہے وہ تو کبھی ایک طرف دوڑتی تھیں کبھی دوسری طرف دوڑتی تھیں اور دو چھوٹی چھوٹی پہاڑیوں پر اونچی ہو کر دیکھتی تھیں کہ شاید اس طرف سے قافلہ آتا ہو شاید اس طرف سے کوئی قافلہ آرہا ہو اور بچے کے متعلق ان کو علم نہیں تھا کہ وہ کس حالت میں ہے

جب وہ بچہ ایڑیاں رگڑ رہا تھا

تو اس وقت اس کے پاؤں کے نیچے سے پانی کا چشمہ پھوٹ پڑا اور اسی چشمے کو زمزم کا چشمہ کہا جاتا ہے تو اگرچہ آجکل حج میں لوگ وہاں لیٹ کر اس طرح ایڑیاں تو نہیں مارتے جس طرح ایک بے قرار بچہ پیاس سے بیتاب ہو کر زمین پر ایڑیاں رگڑتا ہے لیکن اس پانی کو ضرور پیتے ہیں اور خانہ کعبہ کی طرف منہ کر کے تلبیہ کرتے ہوئے اس پانی کو پیتے ہیں اور حضرت اسماعیل علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس بے قراری کی یاد کو دہراتے ہیں بہرحال آیات سے مراد عام انسانی طاقت سے بڑھ کر رُونما ہونے والے اللہ تعالیٰ کے عشق کے وہ تمام غیر معمولی اظہار ہیں اور اسی کو بدل کے طور پر مقام ابراھیم فرمایا گیا ہے کہ ابراہیم کا یہ مرتبہ تھا یہ مقام تھا کہ نہ صرف وہ خود اپنے عشق میں لافانی ہو گیا اور ہمیشہ کے لئے خدا تعالیٰ نے اس کے عشق کی اداؤں کو بنی نوع انسان کے لئے ایک نمونہ مقرر فرما دیا جبکہ اس کی بیوی بھی ان اداؤں میں سے ایسا عظیم حصہ پا گئی کہ اس کی حرکتوں کو بھی اللہ تعالیٰ نے پیار اور محبت کی نظر سے دیکھا اور وہ بھی ہمیشہ کے لئے عشاق کے لئے نمونہ قرار دی گئی اسی طرح اس کے بیٹے کی قربانی جو اس وقت معصوم تھا بالارادہ قربانی نہیں تھی لیکن بے اختیار قربانی تھی اُس کی یاد میں بھی آبِ زمزم کا وہاں پینا حج کے ارکان میں داخل ہو گیا اور سب سے آخر پر اس بیٹے کی باشعور قربانی کہ جب اس نے باپ سے یہ سنا کہ یہ سب کچھ اس لئے کیا گیا تھا کہ اُس نے بہت پہلے ایک رؤیا میں دیکھا تھا کہ وہ اس بیٹے کو خدا کی خاطر ذبح کر رہا ہے جب یہ بات حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے بیٹے سے بیان فرمائی تو دو آیات ظاہر ہوئیں، ایک ابراہیمؑ کا خدا کی خاطر ہر قربانی کے لئے تیار ہونا اور تیار رہنا اور دوسرا اس کے بیٹے کا خدا کی محبت میں اسی طرح اپنے پیارے باپ ابراہیم کے قدم بہ قدم مارنا یہ ایک حیرت انگیز نشان تھا ہے جس کی مثال دنیا کے پردے پر کہیں اور دکھائی نہیں دے گی۔ دنیا کے کسی مذہب کی تاریخ میں آپ کو پیار اور محبت اور عشق کی ایسی ادائیں دکھائی نہیں دیں گی کہ باپ بھی خدا کا عاشق صادق اور بیٹا بھی خدا کا عاشق صادق اور دونوں کی اداؤں میں سرِ مُو فرق دکھائی نہیں دیتا۔ ابراہیم نے فرمایا: يٰبُنَيَّ ۔ اے میرے پیارے بیٹے بُنَيَّ کا لفظ بہت پیار کے اظہار کے لئے ہوتا ہے تو اے میرے پیارے بیٹے! جہاں تک تجھ سے پیار کا تعلق ہے تو جانتا ہے کہ تو مجھے کتنا پیارا ہے (یہ مفہوم اس میں شامل ہے) لیکن میں نے رؤیا میں دیکھا ہے کہ میں تجھے خدا کی خاطر ذبح کر رہا ہوں تیرا کیا خیال ہے؟ اس رؤیا کے نتیجہ میں کیا کرنا چاہئیے حضرت اسماعیل نے بلا تکلف بلا تردد عرض کیا کہ اِفْعَلْ مَا تُؤْمَرُ اے میرے باپ! اس کے سوا اور کیا کیا جا سکتا ہے کہ جیسا تجھے حکم دیا گیا ہے ویسا ہی کر (سورہ الصافات: آیات ۱۰۱ تا ۱۱۲) یہ وہ مقام ہے جہاں آیات اپنی انتہا کو پہنچ جاتی ہیں۔ جہاں وہ آیاتِ بیّنات جن کا اس آیت کریمہ میں ذکر فرمایا گیا ہے وہ ایک معراج اختیار کر جاتی ہیں اور یہ مقام خانہ کعبہ سے تعلق رکھنے والے تمام مناسک کا معراج ہے جہاں ابراہیمیت بھی اپنے انتہا کو پہنچ جاتی ہے اور اسماعیلیت بھی اپنے انتہا کو پہنچ جاتی ہے اور دونوں کی عاشقانہ فطرت کا یہاں کامل امتزاج ہو جاتا ہے اور وہ دونوں کامل طور پر اپنے خدا کے حضور جھک جاتے ہیں اسی کا نام اسلام ہے اور خانہ کعبہ میں جو کچھ آپ دیکھتے ہیں وہ دراصل اسلام کی ایک تصویر ہے جو بارہا دہرائی جا چکی ہے اور ہمیشہ ہمیش دہرائی جاتی رہے گی یعنی اگر آپ نے اسلام

کی حقیقت کو سمجھنا ہو تو حج سے تعلق رکھنے والی عبادتیں اور مناسک اور وہ ساری ادائیں جو وہاں حاجیوں سے عاشقانہ سرزد ہوتی ہیں، وہ ابراہیمؑ اور اسماعیلؑ کی ادائیں اور وہ ہاجرہؑ کی ادائیں ہیں، ساری اسلام کی ایک زندہ تصویر کے طور پر ہیں۔ ایک ایسی متحرک تصویر ہیں جو حج کے موقعہ پر ہر سال خانہ کعبہ میں دہرائی جاتی ہے اور چلائی جاتی ہے جس طرح فلمیں ہیں اور پرانے واقعات کی یادیں وہ فلمیں بار بار چلائی جاتی ہیں جتنا پیارا کوئی واقعہ ہو اتنا ہی زیادہ اس واقعہ کی فلم کو لوگ دیکھتے ہیں۔ اس زمانہ میں اس قسم کی ظاہری فلموں کا تو کوئی رواج نہیں تھا نہ خدا نے ابھی بندوں پر اس کا علم ظاہر فرمایا تھا لیکن یہ ایک عظیم الشان نظام ہے۔ ایک ایسا روحانی سینما ہے جو ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ سے ہمیشہ کے لئے جاری فرما دیا گیا ہے اور جب بھی خدا کے لکھوکھہا بندے مشرق اور مغرب اور شمال اور جنوب سے خانہ کعبہ میں اکٹھے ہوتے ہیں اور ابراہیمؑ اور ہاجرہؑ اور اسماعیلؑ کی اداؤں کو دہراتے ہیں تو ایک ابراہیمؑ کی بجائے لاکھوں ابراہیمؑ اور ایک ہاجرہؑ کی بجائے لاکھوں ہاجرائیں اور ایک اسماعیل کی بجائے لاکھوں اسماعیل وہاں ان حرکتوں کو دہرا رہے ہوتے ہیں۔ یہ ہے مِنْ مَقَامِ اِبْرٰهِيْمَ کہ ابراہیم کے مقام میں سے تم بھی کچھ حصہ پاؤ اور یہ سارے حاجی مقام ابراہیم سے اپنی توفیق کے مطابق کچھ نہ کچھ حصہ پاتے ہیں لیکن اس کا نام اسلام ہے اور

حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تمام اداؤں کا خلاصہ لفظ اسلام میں بیان ہوا ہے

اس سلسلہ میں چند آیات میں آپ کے سامنے رکھتا ہوں جس سے معلوم ہوگا کہ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مرتبے اور مقام کا خلاصہ اسلام ہے فرمایا: اِذْ قَالَ لَهٗ رَبُّهٗۤ اَسْلِمْ قَالَ اَسْلَمْتُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ (سورۃ البقرہ آیت ۱۳۲) جب خدا نے ابراہیم سے کہا کہ اسلام لے آ یعنی اپنے آپ کو کلیتہً میرے سپرد کر دے قَالَ اَسْلَمْتُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ تو نے کہا میں نے مانا۔ جب تو نے کہا اسی وقت میں حاضر ہوں اور تیرے حکم اور میری تعمیل کے درمیان ایک ذرہ بھی فرق نہیں ہے اَسْلَمْتُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ہاں اے رب العلمین! میں تیرے حضور اسلام لے آیا۔ یہ اسلام کا پہلا واقعہ ہے جو قرآن کریم میں مذکور ہے اور جہاں تک کتب سماوی کے میرے مطالعہ کا تعلق ہے میں نے کسی اور الٰہی کتاب میں کسی اور شخص کے متعلق یہ مضمون نہیں پایا۔ آدم بھی اسلام لائے ہوں گے مگر ان کا ذکر کسی الٰہی کتاب میں نہیں ملتا اور نہ ابراہیم سے پہلے کسی اور نبی کا ذکر کسی اور الٰہی کتاب میں اس طرح نہیں ملتا کہ سب سے پہلے اسلام قبول کرنے والا خدا کا یہ پاک بندہ تھا۔

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں پھر ایک دوسری جگہ فرماتا ہے کہ مَا كَانَ اِبْرٰهِيْمُ يَهُوْدِيًّا وَّلَا نَصْرَانِيًّا وَّلٰكِنْ كَانَ حَنِيْفًا مُّسْلِمًا (سورہ آل عمران: آیت ۶۸) کہ ابراہیم نہ تو یہودی تھا نہ نصرانی تھا لیکن وہ ہمیشہ خدا کی طرف جھکا رہنے والا مسلم تھا۔ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ اور اسلام کی تعریف یہ ہے کہ اس میں شرک کا کوئی پہلو بھی داخل نہ ہو اس رنگ میں انسان خدا کی طرف جھک جائے کہ وہ حنیف رہے جب کبھی گرے ہمیشہ خدا کی جانب گرے غیر اللہ کی جانب نہ گرے اور ہمیشہ کے لئے قبلہ رُخ ہو جانے کا نام درحقیقت اسلام ہے اور خانہ کعبہ کو جو قبلہ بنایا گیا ہے اس میں یہی معنی داخل ہیں کہ ہمیشہ خدا کی طرف قبلہ رُخ ہونے کا نام اسلام ہے اور حج کے وقت آپ کو ابراہیمی عبادت کی اداؤں میں اسلام کا معراج دکھائی دے گا۔

پھر مسلمانوں کا ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: مِلَّةَ اَبِيْكُمْ اِبْرٰهِيْمَ یہ وہ ملت ہے جو تمہارے بزرگ باپ ابراہیم کی ملت ہے۔ هُوَ سَمّٰىكُمُ الْمُسْلِمِيْنَ: اس نے تمہیں مسلمان کہا ہے مِنْ قَبْلُ وَفِيْ هٰذَا۔ یہاں هُوَ سے مراد اللہ تعالیٰ ہے اللہ تعالیٰ نے تمہیں مسلمان قرار دیا مِنْ قَبْلُ: اس سے پہلے یعنی ابراہیم کے وقت وَفِيْ هٰذَا اور اس کتاب الٰہی یعنی قرآن کریم میں لِيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ شَهِيْدًا عَلَيْكُمْ (سورۃ الحج: آیت ۷۹) تاکہ یہ رسول یعنی محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم ہمیشہ کے لئے تم پر نگران بن جائیں اور تم پر گواہ ٹھہرا

یعنی تمام بنی نوع انسان پر۔

خانہ کعبہ کا عالمین سے جو تعلق ہے اور جس کو قرآن کریم نے بار بار دہرایا ہے اسی طرح کا تعلق النّاس سے ہے جیسا کہ فرمایا اِنَّ اَوَّلَ بَيْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ تو حقیقت میں خانہ کعبہ کا تمام بنی نوع انسان سے ایک ایسا تعلق تھا جو آغاز میں اس کے اندر مضمر تھا۔ اس کے اندر چھپا ہوا موجود تھا اس کی بناوٹ کے مقصد میں تمام بنی نوع انسان کے ساتھ اس کا یہ تعلق شامل تھا۔ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانے میں اس نے اگلا قدم اٹھایا اور اس خانہ کعبہ کی عمارت کو دوبارہ ظاہری طور پر بلند فرمایا گیا جس نے بالآخر ایسے مذہب کا گھر بننا تھا جس کا تعلق تمام بنی نوع انسان سے ہونا تھا اور سب سے پہلے ابراہیم کو مسلمان قرار دیا گیا۔ گویا کہ اسلام کا آغاز حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانے میں ہوا۔ کیونکہ یہ ایک عالمی مذہب بننا تھا۔ اور تمام بنی نوع انسان کے فوائد خدا کے اس گھر سے وابستہ ہونے تھے۔ لیکن بات یہاں ختم نہیں ہو جاتی۔ بلکہ ایک انتہائی تعجب آمیز بات یہ سامنے آتی ہے۔ کہ قرآن کریم نے اگرچہ ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اسلام کے دوسرے دور سے پہلے ظاہر ہونے والا مسلم قرار دیا اور سب سے پہلا نبی جس کے متعلق مذہبی کتب میں ذکر ملتا ہے کہ وہ خدا کے لئے کامل طور پر مسلم ہو گیا۔ ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ہی قرار دیا گیا لیکن جہاں اوّل المسلمین کا ذکر آیا ہے وہ صرف اور صرف حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے لئے خاص کیا گیا ہے اور حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو کہیں بھی اوّل المسلمین قرار نہیں دیا۔ چنانچہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتا ہے: قُلْ اِنِّیْۤ اُمِرْتُ اَنْ اَعْبُدَ اللّٰهَ مُخْلِصًا لَّهُ الدِّيْنَ ۝ کہہ دو اِنِّیْۤ اُمِرْتُ کہ مجھے حکم دیا گیا ہے اَنْ اَعْبُدَ اللّٰهَ کہ میں اللہ کی عبادت کروں مُخْلِصًا لَّهُ الدِّيْنَ اس کے لئے اپنے دین کو خالص کرتے ہوئے وَاُمِرْتُ لِاَنْ اَكُوْنَ اَوَّلَ الْمُسْلِمِيْنَ ۝ (سورۃ الزمر: آیات ۱۲-۱۳) اور مجھے یہ حکم دیا گیا ہے کہ میں پہلا مسلمان بن جاؤں۔

اب سوال یہ ہے کہ اس سے پہلے واضح طور پر حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مسلمان قرار دیا گیا اور حضرت ابراہیمؑ کی سب سے شاندار تعریف یہی ہے کہ خدا نے کہا: اسلام قبول کر اور آپ اسلام لے آئے اور پھر اُمتِ مسلمہ کا ذکر فرماتے ہوئے بھی اُمتِ مسلمہ کا آغاز ابراہیم کے وقت سے شروع کیا ہے اور فرمایا آج اس قرآن میں بھی تم کو مسلم قرار دیا جا رہا ہے لیکن اس سے پہلے ابراہیمؑ کے زمانے میں بھی تمہیں مسلم قرار دیا گیا تھا گویا اسلام کا آغاز ابراہیم سے ہوا اور اسلام کی بنیاد ابراہیم علیہ السلام نے ڈالی لیکن جہاں اوّل کا ذکر آتا ہے وہاں حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے سوا ابراہیم سمیت دنیا کے کسی نبی کو اوّل المسلمین قرار نہیں دیا جاتا۔

پھر دوسری جگہ فرمایا: قُلْ اِنَّنِیْ هَدٰىنِیْ رَبِّیْۤ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ کہہ دے کہ میرے رب خدا نے مجھے ہدایت دی ہے کہ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ سیدھے راستے کی طرف دِيْنًا قِيَمًا ایسا دین ہے جو اپنی ذات میں قائم ہے اور کوئی لغزش کا مقام نہیں رکھتا کہیں کسی کے لئے ٹھوکر کے سامان نہیں پیدا کرتا ایسا دین ہے جو اپنی ذات میں قائم اور مستحکم ہے۔ مِلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا یہ ابراہیم حنیف کی ملت ہے وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ اور اس کی صفت یہ تھی اس کا بنیادی کردار یہ تھا کہ وہ مشرک نہیں تھا ہر قسم کی شرک کی ملونی سے پاک تھا۔ چنانچہ اے محمدؐ! تو یہ اعلان کر دے۔ قُلْ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُكِیْ وَمَحْيَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ میں بھی ہر قسم کی شرک کی ملونی سے کلیتہً پاک ہوں۔ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُكِیْ: میری نمازیں اور میری ہر قسم کی عبادتیں اور قربانیاں وَمَحْيَایَ وَمَمَاتِیْ۔ میری تو ساری زندگی اور موت یعنی جیسے ہم اردو میں کہتے ہیں میرا مرنا اور جینا اور جینا اور مرنا کہتے ہیں وہی محاورہ عربی میں ہے کہ وَمَحْيَایَ وَمَمَاتِیْ میرا روز روز کا جینا اور روز روز کا مرنا خدا کے لئے لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ اس اللہ کے لئے ہو گیا جو تمام جہانوں کا رب ہے۔ لَا شَرِيْكَ لَهٗ اس کا کوئی شریک

نہیں ہے۔ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ مجھے اسی کا حکم دیا گیا تھا وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِیْنَ اور

میں اوّل المسلمین بنا دیا گیا ہوں

(سورۃ الانعام: آیات ۱۶۲ تا ۱۶۴)

پہلی آیت میں یہ ذکر ملتا ہے کہ حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کو حکم دیا گیا تھا کہ تجھے ہم نے صرف مسلمان بنانے کے لئے پیدا نہیں کیا ہے بلکہ اوّل المسلمین بنانے کے لئے پیدا کیا ہے اس لئے اوّل المسلمین بن کر دکھا اسی آیت کریمہ میں فرمایا گیا ہے کہ اے محمدؐ! تو اعلان کر دے کہ جیسا کہ مجھے حکم دیا گیا تھا کہ میں اوّل المسلمین بن کر دکھاؤں میں بن چکا ہوں اور خدا کے حضور میں اوّل المسلمین کے مقام اور مرتبے کو حاصل کر چکا ہوں۔ لَا شَرِیْکَ لَہٗ: اس کا کوئی شریک نہیں ہے وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ: اسی کی مجھے تعلیم دی گئی تھی وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِیْنَ اور میں پہلا مسلمان بن گیا۔

قرآن کریم نے حضرت ابراہیمؑ کو زمانے کے لحاظ سے پہلا مسلمان قرار دیا ہے اور مقام اور مرتبہ کے لحاظ سے حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کو پہلا مسلمان قرار دیا ہے اسی سے آپ کے مقام خاتمیت کا عرفان بھی حاصل ہو سکتا ہے۔ اگرچہ زمانے کے لحاظ سے قرآن کریم سے ثابت ہے کہ ابراہیمؑ آپ سے پہلے مسلمان تھے اور عملاً اسلام کا آغاز آپ کے زمانے سے ہوا اور ملتِ اسلامیہ کی بنیاد ڈالی گئی اس کے باوجود حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کا اوّل المسلمین ہونا ثابت کرتا ہے کہ آپ فی الحقیقت مرتبے اور مقام کے لحاظ سے پہلے ہیں اور زمانے کے لحاظ سے کسی اور کا پہلے ہونا کوئی حقیقت نہیں رکھتا۔ حقیقت تو رکھتا ہے لیکن ان معنوں میں حقیقت نہیں رکھتا کہ وہ مرتبے میں بھی پہلا ہو جائے۔ پس ابراہیمؑ مرتبے کے لحاظ سے خواہ کیسے ہی بلند کیوں نہ ہوں زمانے کے لحاظ سے آپ کا پہلا مسلمان ہونا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم پر آپ کو کوئی فوقیت نہیں دیتا کیونکہ اسلام خدا تعالیٰ کی خاطر اپنے آپ کو کلیتہً فنا کر دینے کا نام ہے اور ایک ذرہ بھی اپنے لئے نہ رکھنے کا نام ہے اس پہلو سے حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو تمام انبیاء پر ایک عظیم فضیلت حاصل ہوتی ہوئی دکھائی دیتی ہے مگر جب حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے موازنہ کیا جائے تو اگرچہ بندے کا مقام نہیں ہے کہ دو نبیوں کے درمیان کسی قسم کا موازنہ کرے مگر خدا کا مقام ہے اور خدا کا حق ہے پس خدا نے اس موازنہ کے وقت ہمیشہ کے لئے یہ اعلان عام فرما دیا کہ زمانے کی اوّلیت ہرگز مقام کی اوّلیت کی راہ میں حائل نہیں ہو سکتی ابراہیمؑ زمانے کے لحاظ سے اوّل تھا اس کے باوجود مقام اور مرتبے کے لحاظ سے حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم ہی اوّل رہیں گے اور ہمیشہ آپ کی اوّلیت قائم رہے گی یا یہی معنوں میں خاتمیت کا مضمون ہے اگر زمانے کے لحاظ سے آپ کے بعد ایک چھوڑ کر کروڑوں نبی بھی پیدا ہو جائیں تب بھی مقام کے لحاظ سے آپ کی خاتمیت صرف آپ ہی کی رہے گی اور دنیا میں کوئی نہیں ہے جو آپکی خاتمیت کے مرتبے کو آپ سے چھین سکے اس مضمون پر غور کرتے ہوئے مجھے سمجھ آئی کہ کیوں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو روحانی طور پر ابراہیم قرار دیا گیا۔ فرماتے ہیں کہ

نیز ابراہیم ہوں نسلیں ہیں میری بے شمار

ابراہیم کہلانے میں یہ حکمت تھی کہ ایک ابراہیم وقت کے لحاظ سے پہلا مسلمان قرار دیا گیا تھا۔ حضرت محمد مصطفیٰؐ سے زمانے کے لحاظ سے پہلے تھا مگر اس کے باوجود محمد مصطفیٰؐ کی اوّلیت کو ان سے نہیں لے سکا اور بعد میں آنے کے باوجود بھی محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم اوّل ہی رہے اسی طرح زمانے کے لحاظ سے روحانی طور پر ابراہیم کو دوبارہ پیدا کر کے دکھایا جائے گا اور پھر دنیا پر ثابت کیا جائے گا کہ زمانے کے لحاظ سے آخر ہونا بھی وجہ فضیلت نہیں بنتا اور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی خاتمیت پھر بھی قائم رہے گی اور ہمیشہ قائم رہے گی اور بعد میں ایک ابراہیم پیدا ہو یا لاکھ ابراہیم پیدا ہوں خاتمیت صرف محمدؐ ہی کا حق ہے۔ اور یہ زمانے سے بالا مضمون ہے پس اوّلیت بھی زمانے کی نسبتوں سے بالا ہے اور خاتمیت بھی زمانے کی نسبتوں سے بالا ہے اور ان دونوں میں اسلام کے معراج کا مضمون بیان ہوا ہے اور جیسا کہ وہ آیاتِ کریمہ جن کی میں نے آپ کے سامنے تلاوت کی ہے اس مضمون کو کھول رہی ہیں۔

اسلام کا اگر مختصر تعارف کروایا جائے تو وہ ہر قسم کے شرک کی ملونی سے کلیتہً پاک ہو کر اپنے آپ کو خدا کے سپرد کر دینا ہے یہاں تک کہ عبادتیں بھی خالص ہو جائیں یہاں تک کہ زندگی میں ہر قسم کا اُٹھنا بیٹھنا خوشیاں غمیاں مرنا جینا سب کچھ خالصتہً خدا کے لئے ہو جائے۔ یہ وہ مضمون ہے جس کی تصویریں حج کے دوران چلتی پھرتی دکھائی دیتی ہیں اور بنی نوع انسان کو یہ پیغام دیا جاتا ہے کہ اگر تم واقعتہً ابراہیمؑ کی متابعت کا دعویٰ رکھتے ہو اگر تم اوّل المسلمین کی طرف منسوب ہونا چاہتے ہو تو ان اداؤں کو اس طرح اختیار کر دیکھو جیسے ان دونوں نے اختیار کی تھیں یعنی ابراہیمؑ نے اور ان کے بعد اوّل المسلمین حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے اور اس کے ساتھ ساتھ شرک کی نفی فرما کر اس مضمون کو خوب اچھی طرح کھول کر واضح فرما دیا گیا ہے۔ پس

توحید کامل ہی اسلام ہے

اور ہر قسم کے شرک کی نفی اسلام کا خلاصہ ہے کلمہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ میں دراصل یہی پیغام ہے۔ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ نے ہر قسم کے شرک کی نفی دکھا کر اسلام کا خلاصہ بیان کر دیا اور محمد رسول اللہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے بلند مرتبے کے باوجود آپ کا خدائی میں شریک نہ ہونا دکھایا اور بتایا کہ خدا کی خدائی میں انسانوں میں سے سب سے بلند مرتبہ انسان بھی شریک نہیں ہے۔

پس یہ اسلام کا وہ خلاصہ ہے جو حج کے وقت دہرایا جاتا ہے یہ بہت وسیع مضمون ہے ان آیات کی تفسیر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مختلف جگہ پر بہت ہی عاشقانہ اور عارفانہ رنگ میں بیان فرمائی ہے۔ آئندہ کبھی توفیق ملی تو اس مضمون کو زیادہ تفصیل سے بیان کروں گا۔ اس وقت میں عالمگیر جماعت احمدیہ کو حج کے حوالے سے خانہ کعبہ کے حوالے سے بیت الحرام کے حوالے سے اور ان دو عظیم انبیاء کے حوالے سے جن سے خانہ کعبہ کی حقیقتیں ہمیشہ کے لئے وابستہ ہو چکی ہیں یعنی حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے حوالے سے یہ بات سمجھانا چاہتا ہوں کہ ایک اسلام وہ ہے جس کا قرآن کریم نے ابراہیمؑ اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے ذکر فرمایا ہے اور ایک وہ اسلام ہے جس کا دنیا میں ظاہری طور پر بطور نام کثرت سے استعمال ہوتا ہے اس نام سے تو آپ کو محروم کیا جا رہا ہے اور حکومتوں کی طاقتوں کے بل بوتے پر زبردستی آپکو اس نام سے الگ کرنے کی اور الگ پھینکنے کی کوشش کی جا رہی ہے لیکن ایک وہ اسلام ہے جو حقیقت اسلام ہے۔ جو اسلام کا مغز ہے جو اسلام کی جان ہے وہ اسلام جس کی تصویریں ہر سال حج پر دوہرائی جاتی ہیں اور چلا کر دکھائی جاتی ہیں وہ اسلام وہ ہے جس کا توحید خالص سے تعلق ہے اور جس کا خدا کے حضور آپ کی تسلیم و رضا کے قبول ہونے کے ساتھ تعلق ہے۔

پس دنیا کی نظر میں آپ مسلمان ہوں یا نہ ہوں یہ ایک بالکل بے معنی اور بے حقیقت اور لغو سی چیز ہے۔ خدا کی نظر میں کون مسلمان ہے یہی حقیقت میں وہ مضمون ہے جو ہر احمدی کو ہمیشہ پیش نظر رکھنا چاہیئے اور اسلام کی جو تصویر حج کے موقعہ پر دکھائی جاتی ہے اور جس کا قرآن کریم کی مختلف آیات میں ذکر ملتا ہے اس کا خلاصہ یہی ہے کہ شرک سے اپنے آپ کو پاک کر لو اور شرک سے پاک کرنے کے لئے سب سے زیادہ اہم موقعہ عبادت کا موقعہ ہے جب تم عبادت کے لئے کھڑے ہو تو وہ تمہارے لئے پہچان ہے کہ تم شرک سے کلیتہً پاک ہو چکے ہو کہ نہیں اور عبادت میں اپنے وجود کو شرک سے پاک کرنے کی کوشش سے ہی انسان کو ابراہیمؑ کا عرفان اور محمد مصطفیٰ علیہم الصلوٰۃ والسلام کے مرتبے کا عرفان حاصل ہوتا ہے حقیقت یہ ہے کہ ہم جب اپنی نمازوں کو شرک کی ملونی سے پاک کرنے کی کوشش کرتے ہیں تو بارہا ہم یہ معلوم کرتے ہیں کہ شرک ظاہری نہ سہی مگر کئی قسم کے خفی شرکوں میں ہم ضرور مبتلا ہیں۔

عبادت یعنی خدا کے لئے خالص ہونے کا مضمون بہت ہی گہرا مضمون ہے اور بہت ہی باریک مضمون ہے۔ اس سلسلہ میں متعدد خطبات کے ذریعہ میں نے حتی المقدور وضاحت کی کوشش کی ہے لیکن اب بھی میں سمجھتا ہوں کہ اس مضمون کا حق ادا نہیں ہو سکا۔ کیونکہ

میں ذاتی تجربہ سے جانتا ہوں کہ

عبادت کو خالص کرنا دنیا کا سب سے بڑا مشکل کام ہے بنی نوع انسان کو جتنے بھی چیلنج دئے گئے ان میں سب سے بڑا چیلنج عبادت کو خالص کرنا ہے۔ جب آپ عبادت کے لئے کھڑے ہوتے ہیں تو آپ کی دنیائیں، آپ کی فکریں، آپ کے اذہان، آپ کے خیالات کا انتشار، بار بار دل میں کسی بات کی تمنا پیدا ہونا یہ ساری وہ کھڑکیاں ہیں جن کھڑکیوں سے دیکھتے آپ اپنے شرک کی اندرونی تصویر دیکھ سکتے ہیں اور یہ کھڑکیاں بار بار ہر انسان کے دل میں بھی کھلتی ہیں اس کے ذہن میں بھی کھلتی ہیں اور وہ نہیں جانتا کہ وہ ایک قسم کے خفی شرک میں مبتلا ہے اور اس کی عبادت خالص نہیں ہو سکی۔ یہ وہ بلند مراتب ہیں یعنی عبادت کے خالص ہونے کے مراتب جن پر انسان کی نظر تو پڑ سکتی ہے لیکن ان بلندیوں پر پہنچ کر ان کا حقیقی عرفان حضرت اقدس محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم سے بڑھ کر کبھی کسی کو نہیں ہوا اور ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھی اس عرفان میں سے ایک بڑا حصہ ہی دیا گیا اسے کہتے ہیں DIZZY HEIGHT یعنی ایسی بلندیاں جن سے نیچے نظر پڑے تو چکر آنے لگتے ہیں۔ ان بلندیوں سے نیچے دیکھنے کی تو آپ کو توفیق نہیں ملے گی۔ لیکن یہ ایسی بلندیاں ہیں کہ جب آپ سر اٹھا کر ان کی طرف دیکھیں گے تب بھی آپ کو چکر آئیں گے۔ میں نے بارہا یہ تجربہ کرکے دیکھا ہے۔ کہ عبادت کو خالص بنانے کی کوشش میں جب میرا دھیان حضرت اقدس محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم اور حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف منتقل ہوتا ہے اور ان کے حوالے سے جب میں اپنی عبادت پر نظر ڈالتا ہوں تو واقعی سر چکرا جاتا ہے۔ اتنے بلند مقامات سامنے کھڑے ہیں کہ معلوم ہوتا ہے کہ اگر انسان ہزار مرتبہ بھی پیدا ہو اور ہزار مرتبہ اس سفر کو دوبارہ وہاں سے شروع کرے جہاں موت نے اس سفر کو ختم کیا تھا تب بھی ان بلندیوں تک نہیں پہنچ سکتا۔ پس اللہ تعالیٰ کا کتنا بڑا احسان اور کتنا بڑا کرم ہے۔ کہ فرمایا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهِيْمَ۔ ہم جانتے ہیں کہ محمد کا مقام بہت بلند ہے وہ تو اول المسلمین ہے۔ وہ ہر پہلو سے، ہر پہلو کی ہر باریکی سے ہمیشہ کے لئے شرک سے کلیتہً پاک ہو گیا تھا۔ اور وہ ایک وجود تھا جس کی عبادتیں خدا کے لئے اس طرح خالص ہوئیں کہ خدا نے خود فرمایا کہ یہ تو اول المسلمین ہے مگر تم ابراہیمؑ کے مقام کو بھی نہیں پا سکو گے کیونکہ بہت مشکل مقام ہے اس لئے مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهِيْمَ کی ہم نصیحت کرتے ہیں کوشش کرو کہ کچھ نہ کچھ تو ابراہیمؑ کے مقام سے حصہ پالو کیونکہ اس کے بغیر تمہیں عبادتوں کے خالص ہونے کا لطف نہیں آسکتا اور جس کی عبادت خالص نہ ہو وہ مسلمان نہیں ہے یعنی خدا کے حضور حقیقی معنوں میں مسلمان نہیں ہے۔

پس یہ شرط نہیں رکھی کہ تم اپنی عبادت کو کلیتہً خالص کرو گے تو مسلمان کہلاؤ گے۔ فرمایا ہم تم سے نرمی کا سلوک کرتے ہیں۔ عبادت خالص کرنے کی کوشش شروع کر دو اور ابراہیمؑ کو اپنا نمونہ بنالو۔ جس طرح ابراہیمؑ نے حج بیت اللہ کے موقعہ پر عشق کے جنون والہانہ انداز اختیار کرکے خدا کی عبادت کی، تم بھی اس کی نقلیں اتارو جس طرح ابراہیمؑ نے اپنی سب سے پیاری چیز اپنے آرام کو قربان کیا۔ اپنی جان کو قربان کیا۔ اپنے بیٹے کو قربان کیا۔ اپنی بیوی کو قربان کیا اور بہت سی اور مخفی در مخفی قربانیاں دیتا چلا گیا جن پر خدا کے سوا کسی کی نظر نہیں پڑ سکتی اسی طرح تم بھی اپنی زندگی کے اسلوب بناؤ اور یہ اجتماعی عبادت ہے جو نماز کی عبادت میں نئے رنگ بھرے گی جب تک انسان کی اجتماعی زندگی عبادت نہ بن جائے اس وقت تک اس کی وہ عبادت جسے نماز کہا جاتا ہے وہ خالص نہیں ہو سکتی اس کی

تمام تر زندگی کو خدا [illegible] حج مکمل ہے

ہر قسم کی باتیں جو انسان اختیار کرتا ہے حج میں ان باتوں کو للہ کرنے کی ایک تصویر دکھائی گئی ہے اور وہ ساری کی ساری ابراہیمؑ کی عبادت تھی وہ تمام کی تمام آیات بینات تھیں تو یہ مضمون جیسا سمجھایا گیا ہے کہ تم اپنی ساری زندگی کو عبادت بنانے کی کوشش کرو جتنا زیادہ تمہاری زندگی اللہ کے لئے خالص ہوتی چلی جائے گی اتنا اتنا ہی تمہاری عبادتیں بھی تمہاری نمازیں بھی خدا کے لئے خالص ہوتی چلی جائیں گی اگر زندگی کے اسلوب میں اور عبادت میں فاصلے رہے۔ اگر عبادت سے جدا ہوکر تم ایک مختلف قسم کی زندگی کی طرف لوٹنے کے عادی ہوئے اگر وہ زندگی تمہیں زیادہ آسان اور زیادہ دلکش دکھائی دی جو نماز سے باہر کی زندگی ہے تو اس حد تک تمہاری عبادت ناخالص ہوگی اور تم مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ کی فہرست میں شامل نہیں ہوگے یا اس فہرست میں شامل ہونے کا پورا حق نہیں رکھتے پس اس مضمون کو سمجھتے ہوئے اگر آپ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ بننا چاہتے ہیں اور یہی اسلام کی آخری تعریف ہے یعنی انسان شرک کی ملونی سے کلیتہً پاک ہوکر خدا کی عبادت کرے تو یاد رکھیں کہ جب تک اپنی بیرونی زندگی کو یعنی باقاعدہ نماز ادا کرتے ہوئے جو عبادت کی جاتی ہے اس کے علاوہ جو بیرونی زندگی ہے اس ساری زندگی کو شرک سے پاک کرنے کی کوشش نہیں کرتے اور خدا کے لئے خالص کرنے کی کوشش نہیں کرتے اس وقت تک آپ کی عبادت خالص نہیں ہو سکتی یہاں تک ان دونوں کا تضاد دور ہونا چاہئے یہاں تک ان کے فاصلے سمٹنے چاہئیں کہ بالآخر بیرونی زندگی اور عبادت کے وقت کی حالت ایک ہی چیز کے دو نام بن جائیں جیسے یہی حالت حضرت اقدس محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کی تھی یہاں تک کہ آپ کی نیند کی حالت بھی عبادت میں صرف ہوتی تھی اور یہی وہ ایک راز ہے جس کی نیند کے وقت یہ گواہی ملتی ہے کہ نیند کی حالت میں بھی آپ عبادت کر رہے ہوتے تھے اور یہ خدا تعالیٰ کے فضل کے نتیجہ میں ہو سکتا ہے وہ شخص جس کی ساری زندگی شعور کی حالت میں جاگتے ہوئے خدا کے لئے خالص ہو چکی ہو یہ اللہ کا احسان ہے کہ اس نے نیند کی حالت میں بھی اس کو بنی نوع انسان کی نظر سے غائب اور چھپی ہوئی ایک عبادت کی توفیق دی یعنی اس کا SUB CONSCIOUS اس کا وہ ضمیر جو سوتے ہوئے کی حالت میں انسان کے سامنے بشعور طور پر ظاہر نہیں ہوتا وہ ضمیر بھی مستقلاً ہمیشہ خدا کی عبادت میں مصروف رہتا تھا اور نیند کی حالت کو زندگی کی شعور کی حالت کے ساتھ ہم مزاج کر دینا یہ تبھی حاصل ہو سکتا ہے اگر شعور کی حالت انسان کلیتہً ایک مقصد کے لئے وقف رکھے اگر شعور کی حالت کسی ایک مقصد کے تابع اس حد تک ہو جائے کہ جسے انگریزی میں OBSESSION کہا جاتا ہے یعنی آپ کے جاگتے ہوئے وقت کی ذہنی اور قلبی کیفیات ایک مضمون کے تابع کلیتہً اتنا دب جائیں کہ کسی اور چیز کی ہوش نہ رہے تو خدا تعالیٰ کا یہ قانون ہے کہ نیند کی حالت میں بھی وہی شعور کی حالت عمل پیرا ہو جاتی ہے وہ نیند کی حالت کا بھی کلیتہً کنٹرول کر لیتی ہے چنانچہ وہ سائنسدان جو بعض قسم کی ایجادات کی فکر میں اتنے مشغول ہو جاتے ہیں کہ ان کی زندگی کا ہر لمحہ شعور کا ہر لمحہ اس کے لئے وقف ہوتا ہے بسا اوقات نیند کی حالت میں ان کو وہ راز سمجھا دئے جاتے ہیں جو شعور کی حالت میں ان کو سمجھ نہیں آتے پس خدا کا سلوک کسی کے ساتھ اتفاقی کا سلوک نہیں ہے خدا کا غیر معمولی تعلق کا جو اظہار ہوتا ہے وہ انسان کی اپنی کیفیات کے نتیجہ میں ظاہر ہوتا ہے جو دنیا کے بندے ہیں ان کے شعور کی حالت پر دنیا کی جو حالتیں قبضہ کر لیتی ہیں نیند بھی ان کی اسی حالت میں شمار ہوتی ہے اور جو خدا کے بندے ہیں جن کا شعور خدا کے لئے خالص ہو جاتا ہے ان کی نیند کی حالتیں بھی خالصۃً خدا کے لئے ہو جاتی ہیں اور وہ سوتے ہوئے بھی گویا عبادت کر رہے ہوتے ہیں۔

اس مضمون کو سمجھنے کے بعد ہم دوبارہ اس آیت پر نظر ڈالتے ہیں قُلْ اِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ تو موت کے ایک اور معنی سمجھ آجاتے ہیں اور وہ نیند ہے۔ قرآن کریم نے بھی موت کو نیند کے مشابہ قرار دیا ہے اور عرب شعراء نے بھی نیند کو موت کی بہن قرار دیا ہے تو اس پہلو سے اس آیت کا یہ معنی ہو جائے گا کہ اسے کہہ دو کہ میں تو جاگتے ہوئے بھی عبادت کر رہا ہوتا ہوں اور موت کے مشابہ حالت میں بھی جو عارضی موت ہے یعنی نیند کی حالت اس میں بھی خدا کا ہو چکا ہوں یہ وہ مرتبہ ہے جس کے متعلق خدا کی گواہی ہے کہ ابراہیمؑ کو

بھی نصیب نہیں ہوا۔ حالانکہ ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اسلام کے لحاظ سے ایسی تعریف قرآن میں فرمائی گئی ہے کہ اور کسی جگہ اس کا ذکر نہیں ملتا پس

محمدیت کا مقام سب سے بالا اور سب سے بلند ہے

اور ابراہیمؑ کے مقام کے وسیلے سے مقام محمدیت کو حاصل کرنا آپ کا آخری قبلہ ہونا چاہیئے۔ اس کا نام توحید خالص ہے۔ اسی کا نام اسلام ہے اگر کسی کو یہ اسلام نصیب ہو جائے یا اس اسلام کو حاصل کرنے کی کوشش میں اس کی موت واقع ہو جائے تو ساری دنیا کی تمام زبانیں اُسے غیر مسلم کرتے کرتے سوکھ بھی جائیں تو میں آپکو یقین دلاتا ہوں کہ خدا کے نزدیک اپنے زمانے کا مسلمان وہی مسلمان ہوگا جس کی اس کیفیت میں اس حالت میں خدا کے حضور جان حاضر ہو اللہ ہمیں اس بات کی توفیق عطا فرمائے اور ہم حقیقت میں اپنی زندگیوں میں بھی، اپنی موت میں بھی اسلام کے ساتھ اس طرح چمٹے رہیں جیساکہ ابراہیمؑ چمٹا رہا، جیساکہ محمدؐ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم چمٹے رہے یہاں تک کہ ہمارے حق میں خدا کا یہ حکم پورا ہو کہ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ (آل عمران: آیت ۱۰۳) ہرگز مرنا نہیں یہاں تک کہ تم مسلمان نہ ہو چکے ہو۔ مسلمان کی اس تعریف میں جو حج کے حوالے سے میں نے کی ہے ہمیں ایسی ہی موت کی تمنا کرنی چاہیئے خدا کرے ہم میں سے ہر ایک خدا کی راہ میں ایسی حالت میں جان دے رہا ہو کہ آسمان پر خدا ہمیں مسلمان قرار دے رہا ہو پھر ہمیں کوئی پرواہ نہیں کہ دنیا ہمیں کیا کہتی ہے۔ اور کیا نہیں کہتی۔

خطبہ ثانیہ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

"آئیے اب دعا کر لیجئے۔ دعا میں سب شامل ہو جائیں" دُعاء آمین کے ساتھ دعا کا اختتام کرتے ہوئے حضور ایدہ اللہ نے فرمایا:۔

"آپ سب کو بھی عید مبارک ہو۔ اور بعد میں جن لوگوں کے پاس یہ کیسٹ یا ویڈیوز پہنچیں گی۔ ان سب کو بھی عید مبارک۔ تمام عالم اسلام کو بھی عید مبارک۔ یہ قربانیوں کی عید ہے۔ قربانیاں تو دو قسم کی ہوتی ہیں۔ بعض انسان پیش کرتا ہے۔ بعض لی جاتی ہیں۔ آج کل بدنصیبی سے عالم اسلام ان قربانیوں کے دور سے گذر رہا ہے جو اُس سے لی جا رہی ہیں اور بے بس اور بے اختیار ہے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ عالم اسلام کو اس قسم کی قربانیوں سے نجات بخشے اور ابراہیمی قربانیوں کی توفیق بخشے کیونکہ جو قربانیاں زبردستی لی جاتی ہیں ان کی جزاء کوئی نہیں ہوتی اور جو پیش کی جاتی ہیں۔ جیساکہ ابراہیمی قربانیاں، ان کی جزاء ہے تو اس لئے میں آپ کو توجہ دلاتا ہوں کہ جب میں عالم اسلام کو عید مبارک دیتا ہوں تو بڑے دکھے ہوئے دل کے ساتھ کیونکہ بہت ہی دردناک حالتیں ہیں اور سب سے زیادہ ہمیں اس کا دکھ پہنچتا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ فضل فرمائے۔ اب میں اجازت لوں گا۔ کیونکہ جو عیدالاضحیہ، یعنی بڑی عید ہے اس میں لوگوں نے قربانیاں بھی کرنی ہوتی ہیں اور بعض لوگوں نے نصف روزہ بھی رکھا ہوتا ہے اس لئے اس عید کے بعد مصافحوں کا وقت نہیں ہے اور گذشتہ خلفاء کی سنت ہی ہے جہاں تک مجھے یاد ہے چھوٹی عید یعنی عیدالفطر کے بعد مصافحہ کیا کرتے تھے۔ عیدالاضحیہ کے بعد جلدی گھروں کو رخصت ہوتے تھے اور جلدی جانے کی اجازت دیتے تھے تو اب میں آپ سے رخصت ہوں گا۔ اب آپ چاہیں تو جہاں جہاں بھی آپ نے اڈے بنائے ہوئے ہیں وہاں جاکر اپنے ناشتے کھانے وغیرہ کا انتظام کریں۔ عید مبارک ہو۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ"

نوٹ:۔ مکرم منیر احمد صاحب جاوید کا مرتب کردہ مندرجہ بالا خطبہ عیدالاضحیہ ادارہ بدر کلیتہً اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے۔

خُطبہ کا مطالعہ

ہر احمدی کا فرض ہے کہ وہ باقاعدگی سے حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبات کا مطالعہ کرے۔ (ادارہ)

مُدلّل و مُسکت جوابات | قسط نمبر (۱)

رَاہِ ھُدیٰ

تحریر:۔ ایم کے خالد

دیوبندی عالم مولانا محمد یوسف صاحب لدھیانوی نے قادیانیوں کو دعوتِ اسلام" کے نام سے ۲۰۸ صفحات کا ایک رسالہ تحریر کیا ہے جس میں لدھیانوی صاحب نے جماعت احمدیہ کے خلاف کئی درجن اعتراضات کئے ہیں اور بزعم خویش افرادِ جماعتِ احمدیہ کو دعوت دی ہے کہ وہ دیوبندیوں کا اسلام قبول کرلیں جن کا کلمہ "اشرف علی رسول اللہ" ہے اور جن کے نزدیک "احیائے حق کی خاطر کذب درست ہے" یہاں تک کہ قرآن مجید کو پاؤں تلے رکھ لینا بھی جائز ہے۔

مزید کچھ نہ کہتے ہوئے ہم اس شمارہ سے لدھیانوی صاحب کے مذکورہ رسالہ (شائع کردہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان پاکستان) کا جواب جو جناب ایم کے خالد صاحب نے نہایت مدلل و مسکت رنگ میں دیا ہے قسط وار شائع کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اسے بہتوں کی ہدایت کا ذریعہ بنائے آمین ———. (مدیر)

پیش لفظ کی حقیقت

مولانا محمد یوسف صاحب لدھیانوی کا رسالہ "قادیانیوں کو دعوتِ اسلام" عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے شائع کیا ہے۔ موصوف اس کے پیش لفظ میں لکھتے ہیں کہ ـــ "اسلام اور قادیانیت کا سو سالہ تصادم ۷ ستمبر ۱۹۷۴ء کے آئینی فیصلہ سے اپنے انجام کو پہنچ چکا ہے۔ اس طویل عرصہ میں بے شمار مناظرے، مباحثے مباہلے ہوتے رہے۔ سینکڑوں کتابوں اور رسالوں کے دفتر دونوں جانب سے تالیف کئے گئے۔ مگر اب ان میں سے کسی چیز کی ضرورت باقی نہیں رہی"۔

لدھیانوی صاحب کے نزدیک جماعت احمدیہ کی تردید کے لئے پاکستان کی قومی اسمبلی کا بھٹو صاحب کی سرکردگی میں ۷ ستمبر ۱۹۷۴ء کو یہ فیصلہ کرنا کہ جماعت احمدیہ غیر مسلم ہے کافی دلیل ہے۔

مسلم اور مومن کون ہے

قارئین کرام! اللہ تعالےٰ سورۃ الحجرات کی آیت نمبر ۱۵ میں فرماتا ہے قالت الاعراب اٰمنا۔ عرب کے دیہاتی آتے ہیں اور کلمہ پڑھ کر کہتے ہیں کہ ہم بھی ایمان لے آئے۔ قُلْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا وَلٰكِنْ قُوْلُوْٓا اَسْلَمْنَا وَلَمَّا يَدْخُلِ الْاِيْمَانُ فِيْ قُلُوْبِكُمْ (اے محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم!) تو کہہ دے کہ تم ایمان نہیں لائے۔ ہاں میں تمہیں اجازت دیتا ہوں کہ تم یہ کہو کہ "ہم مسلمان ہو گئے ہیں"۔ ابھی تک تمہارے دلوں میں ایمان داخل نہیں ہوا۔

معزز قارئین! اس آیت کے مضمون پر غور فرمائیں۔

دلوں کے بھید جاننے والا اور علام الغیوب خدا خود گواہی دیتا ہے کہ یہ لوگ بے شک کلمہ پڑھ رہے ہیں اور اپنے ایمان کا اظہار کر رہے ہیں لیکن ان کے دلوں میں ایمان نہیں ہے۔

اس صورتِ حال کے باوجود اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو بھی یہ اختیار نہیں دیا کہ وہ انہیں اسلام سے خارج سمجھے بلکہ فرمایا قُوْلُوْٓا اَسْلَمْنَا یعنی وہ خود کو مسلمان کہلانے کے حقدار ہیں چنانچہ ایک دفعہ جب مدینہ منورہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کی فہرست تیار کرنے کا حکم دیا تو یہ ہدایت فرمائی اُكْتُبُوْا لِيْ مَنْ يَّتَلَفَّظُ بِالْاِسْلَامِ مِنَ النَّاسِ۔ (بخاری باب کتابۃ الامام الناس)

کہ لوگوں میں سے جو شخص اپنی زبان سے مسلمان ہونے کا اقرار کرتا ہے اس کا نام میرے لئے تیار ہونے والی فہرست

تیار کرنے کا حکم دیا تو یہ ہدایت فرمائی اُکْتُبُوْا لِیْ مَنْ یَّلْفَظُ بِالْاِسْلَامِ مِنَ النَّاسِ۔

(بخاری باب کتابۃ الامام الناس)

کہ لوگوں میں سے جو شخص اپنی زبان سے مسلمان ہونے کا اقرار کرتا ہے اس کا نام میرے لئے تیار ہونے والی فہرست میں لکھ لو۔

اب لدھیانوی صاحب یہ بتائیں کہ کیا وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر اسلام کا درد رکھتے ہیں؟ ہم تو سمجھتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ اسلام کا درد رکھنے کا دعویٰ کرنے والا یقیناً فریبی اور جھوٹا ہے۔ اگر کوئی شخص یہ دعویٰ کرے کہ مسلمان کہلانے والوں میں بعض غلط دعویدار بھی شامل ہو سکتے ہیں۔ اس لئے پوری چھان بین اور تسلی کر لینے کے بغیر کسی کو مسلمان کہلانے کا حق نہیں دیتا ایسے شخص پر تو یہ ضرب المثل صادق آتی ہے کہ وہ ماں سے زیادہ چاہے پھپھے کٹنی کہلائے۔

ہمارے آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کو تو یہ خطرہ برداشت تھا لیکن آج کے ملاؤں کو (اللہ بہتر جانتا ہے کہ ان کے اپنے دین کا کیا حال ہے) یہ برداشت نہیں۔

جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مذکورہ بالا ہدایت کے مطابق احمدیوں کے نام بھی آپ کی فہرست میں درج ہونے کی اہلیت رکھتے ہیں تو یقیناً احمدی نہ صرف مسلمان ہونے کا دعویٰ کرنے کے حقدار ہیں بلکہ اس دعوے کے نتیجہ میں جس قدر وہ ستائے گئے اور دکھ دیئے گئے کسی اور فرقہ میں ان کی مثال نہیں ملتی۔ پس جس وقت تک آنحضرتؐ کی فہرست میں ان کا نام مسلمان کے طور پر درج ہے کسی ماں نے وہ بچہ نہیں جنا کہ اس فیصلے کے علی الرغم اس فہرست سے انہیں خارج کر سکے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جو قرآن کریم کے سب سے بڑے عارف تھے فرماتے ہیں۔

مَنْ صَلّٰی صَلَاتَنَا وَاسْتَقْبَلَ قِبْلَتَنَا وَاَکَلَ ذَبِیْحَتَنَا فَذٰلِکَ الْمُسْلِمُ الَّذِیْ لَہٗ ذِمَّۃُ اللّٰہِ وَذِمَّۃُ رَسُوْلِہٖ فَلَا تُخْفِرُوا اللّٰہَ فِیْ ذِمَّتِہٖ۔

(بخاری ... کتاب الصلوٰۃ باب فضل استقبال القبلہ)

یعنی جس شخص نے ہماری نماز کی طرح نماز پڑھی ہمارے قبلہ کی طرف منہ کیا اور ہمارا ذبیحہ کھایا وہ ایسا مسلمان ہے جسے خدا اور اس کے رسول کی ضمانت حاصل ہے۔ پس تم خدا تعالیٰ اور اس کے رسول کی ضمانت مت توڑو۔

آنحضرتؐ کا یہ ارشاد مذکورہ بالا آیت کی روشنی میں ملاحظہ فرمائیں تو اسی پر ہی بات ختم ہو جاتی ہے اور مسئلہ پر مزید بحث کے دروازے بند ہو جاتے ہیں۔ اگر لدھیانوی صاحب اور ان کے ہمنوا اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے اس ذمہ کو توڑنے کی جسارت کرتے ہیں اور اس ضمانت کو توڑتے ہیں تو اللہ ہی ہے جو ان سے نپٹے گا۔

فَبِاَیِّ حَدِیْثٍۭ بَعْدَ اللّٰہِ وَاٰیٰتِہٖ یُؤْمِنُوْنَ (سورۃ الجاثیہ آیت نمبر ۷)

اب ہمارے مخالف اس کے بعد کونسی حدیث سمجھیں گے۔ کونسی دلیل لائیں گے جو ان کے لئے اللہ تعالیٰ اور رسول کے فیصلہ سے بڑھ کر ہوگی۔ اس آیت کے بعد خدا تعالیٰ نے اور اس ارشاد کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کو غیر مسلم قرار دینے کے اختیارات بندوں سے چھین لئے ہیں۔

لدھیانوی صاحب کہتے ہیں کہ احمدی دکھاوا کرتے ہیں۔ زبان سے کچھ کہتے ہیں اور ان کے دل میں کچھ اور ہوتا ہے۔ معزز قارئین! فتویٰ ہمیشہ کسی کی زبان کے اقرار پر لگایا جاتا ہے نہ کہ اس کے دل کی حالت پر کیونکہ دلوں کے حالات صرف خدا جانتا ہے۔ کوئی انسان نہیں جانتا کہ کسی کے دل میں کیا ہے سوائے اس کے کہ اللہ تعالیٰ کسی انسان کو بذریعہ وحی خبر دیدے کہ فلاں کے دل میں کچھ اور ہے اور زبان پر کچھ اور۔ مگر لدھیانوی صاحب نے اس رسالہ میں کہیں بھی یہ دعویٰ نہیں کیا کہ اللہ تعالیٰ نے بذریعہ وحی انہیں خبر دی ہے کہ احمدی دل سے ان باتوں کے قائل نہیں ہیں۔

ایک جنگ کے موقعہ پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی حضرت اسامہ بن زید نے ایک کافر پر تلوار اٹھائی اس نے بلند آواز سے کہا لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ۔ حضرت اسامہؓ نے اس شخص کو اس لئے قتل کر دیا کہ ان کے خیال میں یہ کلمہ توحید کا اعلان دل سے نہیں کر رہا تھا بلکہ محض جان بچانے کے لئے ایسا کر رہا تھا۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بات کا علم ہوا تو آپ کا چہرہ سرخ ہو گیا اور حضرت اسامہؓ کو مخاطب کر کے بار بار فرمایا "اَفَلَا شَقَقْتَ عَنْ قَلْبِہٖ حَتّٰی تَعْلَمَ اَقَالَھَا اَمْ لَا"۔

(صحیح مسلم کتاب الایمان باب تحریم قتل الکافر بعد قولہ لا الٰہ الا اللہ)

کہ اے اسامہ! کیا تو نے اس کا دل چیر کر دیکھ لیا تھا کہ وہ دل سے کلمہ پڑھ رہا ہے یا نہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان سے واضح ہے کہ کسی شخص کو کسی کے بارے میں یہ کہنے کا حق حاصل نہیں کہ وہ محض زبان سے اس بات کا قائل ہے۔ دل سے اس بات کا قائل نہیں۔ اور جو شخص ایسا کرے وہ خواہ کتنا ہی پیارا صحابی کیوں نہ ہو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایسا کرنے پر شدید ناراض ہوتے ہیں۔ چنانچہ حضرت اسامہؓ بیان کرتے ہیں کہ اس طرح شدید ناراضگی کے عالم میں مجھے مخاطب کر کے یہ فقرہ اتنی بار دہرایا کہ میرے دل میں خواہش پیدا ہوئی کہ کاش میں آج سے پہلے مسلمان ہی نہ ہوا ہوتا اور اس طرح مجھے آپؐ کی ناراضگی نہ دیکھنی پڑتی۔ اور اس واقعہ کے بعد میں اسلام قبول کرتا۔

لدھیانوی صاحب اور ان کے ہمنوا اس واقعہ سے سبق حاصل کریں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے غضب کو نہ بھڑکائیں۔

حضرت امام سیوطی علیہ الرحمۃ کی کتاب الخصائص الکبریٰ جلد نمبر ۲ صفحہ ۷۷-۷۸ ناشر مکتبہ نوریہ رضویہ لائلپور باب معجزۃ فیمن مات و لم تقبلہ الارض میں درج یہ واقعہ بھی قابل غور ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایک جنگ میں ایک مسلمان ایک مشرک پر غالب آگیا جب مسلمان نے اسے تلوار سے قتل کرنا چاہا تو اس نے فوراً پڑھ دیا لا الٰہ الا اللہ لیکن وہ مسلمان پھر بھی باز نہ آیا اور اسے قتل کر دیا۔ پھر اس مسلمان قاتل کے دل میں خلش پیدا ہوئی تو اس نے ساری بات حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کر دی جس پر آپ نے فرمایا کیا تو نے اس کا دل چیر کر دیکھا تھا جب وہ قاتل مسلمان فوت ہو گیا تو اس کی تدفین کے بعد اگلے دن دیکھا گیا کہ اس کی لاش قبر سے باہر پڑی ہے اس کے ورثاء نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی آپ نے فرمایا اسے دوبارہ دفن کر دو پھر دوبارہ دفن کیا گیا تو اگلے دن پھر یہی ماجرا ہوا اسے تیسری بار دفن کیا گیا تو پھر زمین نے اس کی لاش باہر پھینک دی تب حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زمین نے کلمہ پڑھنے والے کو قتل کرنے والے کی لاش قبول کرنے سے انکار کر دیا ہے اس لئے اسے کسی غار میں پھینک دو۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ زمین اس سے بھی برے اشخاص کو قبول کر لیتی ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے اس شخص کو تمہارے لئے عبرت کا نشان بنانے کے لئے ایسا کیا ہے تا تم میں سے کوئی شخص آئندہ کسی کلمہ پڑھنے والے کو یا اپنے آپ کو مسلمان کہنے والے شخص کو قتل نہ کرے۔

لدھیانوی صاحب! آپ بھی اس شخص کی مانند ہم پر یہی الزام لگاتے ہیں کہ ہم دل سے کلمہ نہیں پڑھتے۔ کاش آپ مندرجہ بالا واقعہ سے عبرت حاصل کر سکیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب اسلام کی طرف بلایا تو اس میں داخل ہونے کا یہی طریق تھا کہ انسان گواہی دیتا تھا

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

اگر اس اسلام کی طرف لدھیانوی صاحب بلا رہے ہیں تو جب بھی کوئی احمدی یہی کلمہ پڑھتا ہے تو اس پر لدھیانوی صاحب غوغا بلند کرتے ہیں کہ یہ اوپر سے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام لے رہے ہیں اور اندر سے مرزا غلام احمد کا کلمہ پڑھ رہے ہیں۔ ہمیں تو اس کے سوا اور کوئی کلمہ نہیں آتا کیونکہ یہ وہی کلمہ ہے جو رسول اللہؐ نے سکھایا۔ پس اگر لدھیانوی صاحب کے نزدیک ہمیں اسلام میں داخل ہونے کیلئے وہ کلمہ پڑھنا چاہیئے جو ان کے بزرگ اور پیر و مرشد اشرف علی تھانوی صاحب کے ایک مرید نے دیکھا تو رؤیا سنانے پر انہوں نے تصدیق کی کہ یہ متبع سنت ہے۔ وہ کلمہ یہ تھا۔ لا الٰہ الا اللہ اشرف علی رسول اللہ۔ (رسالہ الامداد صفحہ ۳۵ مطبوعہ تھانہ بھون ۸ صفر ۱۳۳۶ھ)

ہو سکتا ہے لدھیانوی صاحب یہ جواب دیں کہ ہم جب اشرف علی رسول اللہ کہتے

(باقی ملاحظہ فرمائیں صفحہ [illegible] کالم نمبر [illegible] پر)

جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان میں جلسہ ہائے یوم خلافت کا انعقاد

قادیان :- مورخہ ۲۷؍مئی کو جلسہ یوم خلافت زیر صدارت مکرم و محترم مولوی محمد انعام صاحب غوری ناظر دعوت و تبلیغ مسجد اقصیٰ قادیان میں ۳۰-۸ بجے صبح منعقد ہوا۔ تلاوت و نظم خوانی کے بعد مکرم قریشی محمد فضل اللہ صاحب مدرس مدرسہ احمدیہ، مکرم حکیم محمد دین صاحب صدر مجلس انصار اللہ اور مکرم مولوی سعادت احمد صاحب جاوید نائب ناظر امور عامہ نے تقاریر کیں۔ صدارتی خطاب و دعا کے ساتھ اجلاس برخاست ہوا۔

مدراس :- لجنہ اماء اللہ مدراس نے ۱۸؍جون کو اور جماعت احمدیہ مدراس نے ۷؍جون کو جلسہ یوم خلافت منعقد کیا۔ خلافت کی اہمیت برکات کے عناوین پر تقاریر ہوئیں۔ کثیر تعداد میں احباب و مستورات نے شرکت کی۔

(پی ایم محمد علی مبلغ سلسلہ)

سنار گھاٹ :- ۲۹؍مئی کو بعد نماز مغرب مکرم اے کبیر احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ کی زیر صدارت جلسہ یوم خلافت منعقد ہوا۔ عزیز اے اے مظفر احمد صاحب کی تلاوت اور عزیز فیروز احمد صاحب کی نظم خوانی سے جلسہ کا آغاز ہوا۔ جس میں صدر اجلاس کے علاوہ خاکسار سی ایچ عبدالرحمٰن معلم وقف جدید محترم انیس ناصر احمد صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ مکرم ایم کے عبدالرشید صاحب مکرم پی۔ پی محمد علی صاحب نے خطاب کیا۔

(سی ایچ عبدالرحمٰن معلم وقف جدید)

نرگاؤں :- ۲۸؍مئی کو جماعت احمدیہ نرگاؤں کے زیر اہتمام شام ۷ بجے جلسہ یوم خلافت منعقد ہوا جلسہ میں ۱۵ غیر احمدی ایک ہندو دوست کے علاوہ ۷۰ فیصد افراد جماعت نے شرکت کی عزیز عاشق خان صاحب کی تلاوت اور مکرم لیاقت صاحب و مکرم فقیر الدین خان صاحب کی اردو میں نظم خوانی کے بعد مکرم ارادت خان صاحب قائد مجلس مکرم آدم خان صاحب نائب صدر اور خاکسار کمال الدین خان نے تقاریر کیں۔ اس موقعہ پر جماعت کی طرف سے شیرینی تقسیم کی گئی۔

(کمال الدین خان معلم وقف جدید)

ہلسری :- ۲۶؍مئی کو بعد نماز مغرب و عشاء احمدیہ مسجد میں زیر صدارت مکرم حنیف انصاری صاحب صدر جماعت جلسہ یوم خلافت تزک و وقار طریق سے منایا گیا۔ مکرم لیاقت انصاری صاحب کی تلاوت کے بعد مکرم محی الدین انصاری صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام خوش الحانی سے سنایا۔ بعدہٗ مکرم آدم انصاری صاحب، خاکسار (نام نہیں لکھا) اور صدر جلسہ نے تقاریر کیں۔ عزیز شریف احمد نے دوران جلسہ ایک نظم پڑھی۔ اس موقعہ پر مکرم لیاقت انصاری صاحب نے جملہ حاضرین کی چائے اور شیرینی سے تواضع کی۔ پردہ کی رعایت سے مستورات نے بھی استفادہ کیا لاؤڈ سپیکر کی مدد سے گاؤں کے غیر احمدی دوستوں نے بھی جلسہ کی کارروائی کو سماعت کیا۔

یادگیر :- حسب سابق امسال بھی جماعت احمدیہ یادگیر میں زیر اہتمام مجلس خدام الاحمدیہ جلسہ یوم خلافت شاندار طریق سے منایا۔ 27؍مئی کی شام احمدیہ مسجد میں زیر صدارت مکرم سیٹھ منصور احمد صاحب قائمقام امیر جماعت احمدیہ منعقد ہوا۔ مکرم اسامہ احمدی صاحب ایڈووکیٹ کی تلاوت کے بعد مکرم عبدالمنان مبارک صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ نے نظم سنائی ازاں بعد مکرم مبارک احمد صاحب جمیل مکرم محمد رفعت اللہ صاحب غوری اور خاکسار سید کلیم الدین مبلغ سلسلہ نے تقاریر کیں۔ جب کہ مکرم سیٹھ محمد نعمت اللہ صاحب غوری نے اپنا منظوم کلام سنایا۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ اجلاس برخاست ہوا۔

(سید کلیم الدین احمد مبلغ سلسلہ)

خانپور (یوپی) :- مورخہ ۲۷؍مئی کو لجنہ اماء اللہ خانپور ملکی کے زیر اہتمام جلسہ یوم خلافت منعقد ہوا جلسہ کی صدارت مکرمہ حشمت آراء صاحبہ سیکرٹری مال نے کی۔ مکرمہ سائرہ پروین صاحبہ کی تلاوت قرآن مجید اور مکرمہ راشدہ پروین صاحبہ کی نظم خوانی کے بعد مکرمہ زکیہ تسنیم صاحبہ، مکرمہ شاہدہ پروین صاحبہ، مکرمہ کوثر ناہید صاحبہ مکرمہ شاکرہ پروین صاحبہ مکرمہ شاحفہ سائقہ صاحبہ نے تقاریر کیں۔ اور مکرمہ صوفیہ پروین صاحبہ صدیقہ بیگم صاحبہ، شبنم شگفتہ صاحبہ نے نظم پڑھی۔ اختتامی صدارتی خطاب کے بعد اجلاس برخاست ہوا۔

(زینب نسرین صدر لجنہ اماء اللہ)

ساگر :- ۲۷؍مئی کو جلسہ یوم خلافت لجنہ اماء اللہ کے تحت خاکسار کے مکان پر منعقد ہوا۔ بعد نماز عصر خاکسار کی صدارت میں مکرمہ سلیم النساء صاحبہ کی تلاوت اور مکرمہ حمیدہ انجم صاحبہ آف شیموگہ کی نظم خوانی سے جلسہ کا آغاز ہوا۔ جلسہ میں نعت مکرمہ مریم بی صاحبہ نے پڑھی اور مکرمہ شکیلہ بیگم صاحبہ، مکرمہ شاکرہ بیگم وحیدہ مکرمہ رفیعہ ناز صاحبہ، مکرمہ سلیم النساء صاحبہ، مکرمہ امۃ الجمیل صاحبہ آف شیموگہ۔ مکرمہ دلشاد بیگم صاحبہ نے مضامین پڑھ کر سنائے۔ جبکہ مکرمہ مریم بی صاحبہ نے نظم خوش الحانی سے سنائی صدارتی خطاب و دعا کے ساتھ اجلاس برخاست ہوا۔ اس موقعہ پر تمام ممبرات لجنہ و ناصرات کی چائے اور شیرینی سے تواضع کی گئی۔

(فہیم النساء صدر لجنہ ساگر)

قادیان :- ۲۷؍مئی کو شام ۳۰-۵ بجے لجنہ اماء اللہ قادیان کے زیر اہتمام جلسہ یوم خلافت زیر صدارت مکرمہ صادقہ خاتون صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ قادیان منعقد کیا گیا۔ مکرمہ شاہدہ تنویر صاحبہ کی تلاوت کے بعد مکرمہ امۃ الہادی تنویر صاحبہ نے خوش الحانی سے نظم پڑھی۔ جلسہ میں مکرمہ امۃ السلام طاہرہ صاحبہ۔ مکرمہ امۃ الحئی فاروق صاحبہ۔ مکرمہ امۃ الوسیع شمائلہ صاحبہ نے تقاریر کیں اور مکرمہ شاہینہ مرزا صاحبہ نے نظم سنائی صدارتی خطاب اور دعا کے بعد جلسہ کی کارروائی اختتام پذیر ہوئی۔

(امۃ الرؤف نیور سیکرٹری لجنہ اماء اللہ قادیان)

کلکتہ :- لجنہ اماء اللہ و ناصرات الاحمدیہ کلکتہ کے زیر اہتمام جلسہ یوم خلافت ۷؍جون کو احمدیہ مسجد میں منعقد ہوا۔ مکرمہ سلطانہ شمس صاحبہ نے تلاوت کی اور ترجمہ سنایا۔ بعدہٗ عہد دہرایا گیا۔ عزیزہ بشریٰ شمس نے خوش الحانی سے نظم پیش کی۔ جلسہ میں مکرمہ عصمت زبیر صاحبہ۔ امینہ فرحت صاحبہ۔ خالدہ ضیاء صاحبہ۔ مبارکہ احمد صاحب۔ ناہید کوثر صاحبہ۔ نزہت احسان صاحبہ۔ اور شمیمہ معشوق علی صاحبہ نے تقاریر کیں۔ خاکسار کی تقریر اور دعا کے بعد جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ باوجود بارش کے ممبرات لجنہ و ناصرات کافی تعداد میں شریک ہوئیں۔

(شاہدہ اختر صدر لجنہ اماء اللہ کلکتہ)

یادگیر :- ۲۹؍مئی کو جلسہ یوم خلافت لجنہ اماء اللہ یادگیر کے زیر اہتمام احمدیہ بیگیچہ ہال میں زیر صدارت مکرمہ امۃ السلیم نجمہ صاحبہ منعقد کیا گیا۔ خاکسار نے قرآن مجید کی تلاوت کی اور ترجمہ سنایا۔ مکرمہ کوثر اسد صاحبہ نے خوش الحانی سے نظم پڑھی۔ ازاں بعد عزیزہ فہمیدہ بیگم صاحبہ۔ مکرمہ امۃ البصیر ثمینہ صاحبہ۔ عزیزہ عائشہ صدیقہ صاحبہ۔ عزیزہ صبیحہ بیگم صاحبہ۔ مکرمہ صبیحہ نثار صاحبہ نے تقاریر کیں۔ دوران جلسہ عزیزہ بشیرہ خاتون صاحبہ۔ عزیزہ صبیحہ بیگم صاحبہ۔ عزیزہ زکیہ بیگم صاحبہ۔ عزیزہ کبریٰ بیگم صاحبہ نے نظم پڑھی۔ آخر پر مکرمہ امۃ السلیم نجمہ صاحبہ سابق صدر لجنہ نے خطاب کیا۔ حاضرین کی شربت وغیرہ سے تواضع کی گئی۔

(نصرت خاتون جنرل سیکرٹری لجنہ یادگیر)

بھدرک :- ۸ جون کو بعد نماز مغرب و عشاء جلسہ یوم خلافت زیر صدارت مکرم مولوی شیخ علاؤ الدین صاحب مبلغ سلسلہ منعقد کیا گیا۔ خاکسار شیخ وسیم احمد قائد مجلس خدام الاحمدیہ کی تلاوت کے بعد مکرم شیخ مبارک احمد صاحب نے خوش الحانی سے نظم پڑھ کر سنائی۔ ازاں بعد عزیز ضیاء احمد صاحب آف بھوبنیشور، مکرم مولوی عبدالوکیل صاحب، نیاز انسپکٹر تحریک جدید قادیان اور خاکسار نے تقاریر کیں جب کہ عزیزہ نصرت جہاں بیگم صاحبہ نے خوش الحانی سے نظم پڑھ کر حاضرین کو محظوظ کیا۔ صدارتی خطاب اور دعا کے بعد اجلاس برخاست ہوا۔
(شیخ وسیم احمد قائد مجلس خدام الاحمدیہ بھدرک)

خانپور ملکی :- مجلس خدام الاحمدیہ

خانپور ملکی کے زیر اہتمام جلسہ یوم خلافت منعقد ہوا۔ جس کی صدارت مکرم مولوی طاہر احمد صاحب غوری نے کی۔ مکرم نصیر احمد صاحب نے تلاوت کی۔ جلسہ میں مکرم مولوی غلام احمد قادر صاحب مبلغ سلسلہ۔ مکرم نصیر احمد صاحب۔ مکرم خالد اشرف صاحب، مکرم سید طارق مجید صاحب اور خاکسار محمد اطہر حسین ندرت نے تقاریر کیں۔ جبکہ مکرم سید عادل رشید زاہد صاحب، مکرم ذاکر رشید صاحب۔ مکرم مختار احمد صاحب نے نظمیں پڑھیں۔ جلسہ میں خدام اطفال، انصار اور لجنہ نیز غیر احمدی دوستوں نے بھی شرکت کی۔
(محمد اطہر حسین ندرت قائد مجلس خدام الاحمدیہ)

سونگھڑہ :- مجلس خدام الاحمدیہ

سونگھڑہ کے زیر اہتمام جلسہ یوم خلافت ۱۳ مئی کو بعد نماز مغرب و عشاء مسجد احمدیہ میں منعقد ہوا۔ جلسہ کی صدارت محترم مولوی سید ضیاء السلام صاحب صدر جماعت نے کی۔ مکرم شیخ مطلوب احمد صاحب بی ایس سی آنرز کی تلاوت کے بعد مکرم سید فضل رحیم صاحب نے نظم خوش الحانی سے پڑھی۔ ازاں بعد مکرم سید منور احمد صاحب ظہیر بی کام آنرز، مکرم سیف الرحمٰن صاحب بی اے معتمد مجلس و سوبائی ناظم اطفال الاحمدیہ اڑیسہ، مکرم سید فضل نسیم صاحب ناظم اطفال، مکرم مولوی سید علاؤ الدین صاحب شاہ قادری۔ مکرم سید سیف الدین صاحب نائب صدر نے تقاریر کیں اور سید ابوالعطاء حسن احمد نے نظم پڑھی۔ صدارتی خطاب اور دعا کے بعد اجلاس برخاست ہوا۔ کثیر تعداد میں غیر احمدی حضرات نے بھی جلسہ کی کاروائی کو سماعت کیا۔
(سید انوار الدین احمد۔ ایم اے قائد مجلس)

کوریل :- مجلس خدام الاحمدیہ

کوریل کے زیر اہتمام جلسہ یوم خلافت ۲۸ مئی کو بعد نماز مغرب زیر صدارت مکرم عبدالغفار صاحب شاہ سابق قائد مجلس منعقد ہوا۔ مکرم محمود احمد شاہ صاحب کی تلاوت کے بعد خاکسار نے عہد دہرایا اور مکرم لطافت احمد صاحب نائیک نے خوش الحانی سے نظم پڑھی بعد ازاں مکرم شفیق احمد صاحب نائیک اور صدر جلسہ نے خطاب فرمایا جبکہ عزیز عبدالاعلیٰ نے نظم سنائی دعا کے بعد اجلاس برخاست ہوا۔
(سید عبدالشکور قائد مجلس خدام الاحمدیہ)

یاری پورہ مجلس خدام الاحمدیہ

یاری پورہ کے زیر اہتمام جلسہ یوم خلافت ۲۷ مئی کو بعد نماز مغرب و عشاء احمدیہ مسجد میں بڑی عقیدت سے منایا گیا۔ جلسہ کی صدارت مکرم میر عبدالرحمٰن صاحب نے کی۔ خاکسار کی تلاوت کے بعد مکرم اعجاز احمد میر صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام خوش الحانی سے سنایا۔ ازاں بعد مکرم مولوی امداد علی صاحب معلم وقف جدید، مکرم غلام نبی صاحب ناظر اور مکرم میر عبدالرحمٰن صاحب صدر اجلاس نے تقاریر کیں۔ ایک نظم مکرم منور احمد صاحب ڈار نے دوران جلسہ سنائی۔ بعد دعا یہ بابرکت اجلاس اختتام پذیر ہوا۔
(وسیم احمد خان قائد مجلس)

"نہیں کر سکے تو اللہ تعالیٰ تمہارا کا شامت اعمال اور مجبوریاں دور کرے اور تمہیں اپنا وعدہ پورا کرنے کی توفیق دے۔ آمین۔"

پس عالمگیر فتح اسلام کیلئے جہاد کبیر تحریک جدید کا چندہ اور کبھی کبھی کئی گناہ بڑھا کر ادا کر کے ثواب دارین حاصل کریں۔

وکیل المال تحریک جدید قادیان

گاہے گاہے باز خواں ایں قصۂ پارینہ را

خادم آقا کی نظر میں

از مکرم احمد منیر خواجہ صاحب مغربی جرمنی

محترم خواجہ غلام نبی صاحب مرحوم سابق ایڈیٹر الفضل کی نماز جنازہ غائب سے قبل سیدنا حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جو کلمات خیر آپ کے متعلق ارشاد فرمائے محترم موصوف کے بیٹے مکرم احمد منیر خواجہ صاحب آف مغربی جرمنی نے اخبار بدر میں اشاعت کے لئے بھجوائے ہیں۔ لکھتے ہیں کہ سیدنا حضرت مصلح موعودؓ نے فرمایا۔

"دوسرا جنازہ خواجہ غلام نبی صاحب سابق ایڈیٹر "الفضل" کا ہے کچھ عرصہ ہوا ان کے ایک بیٹے نے کسی غلط فہمی کی بناء پر مجھے لکھا کہ انہیں ربوہ آنے کی اجازت دی جائے۔ ان پر فالج کا حملہ ہوا ہے۔ میں نے اس وقت جواب لکھوا دیا کہ ان کو ربوہ آنے سے کوئی روکنے والا نہیں بلکہ میں تو ان کے لئے مکان کا بھی انتظام کر دوں گا۔
مگر اس کے بعد وہ انہیں ربوہ نہیں لائے۔ اگر وہ انہیں یہاں لاتے تو ممکن ہے ان کا علاج ہو سکتا۔ یا ممکن ہے ان کے آخری وقت میں ان کے کچھ پرانے دوست اور صحابہ وغیرہ ملتے تو یہ امر ان کے دل کے اطمینان اور تسلی کا موجب ہوتا۔ مگر افسوس ہے کہ وہ انہیں ربوہ نہ لائے۔ تھوڑے ہی دن ہوئے میں نے پھر توجہ دلائی تھی کہ ابھی تک وہ انہیں کیوں نہیں لائے۔ مگر معلوم ہوتا ہے میرا وہ خط انہیں نہیں پہنچا۔ اور وہ وفات پا گئے۔ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت کرے۔
"الفضل" کے ابتدائی اسسٹنٹ ایڈیٹر درحقیقت وہی تھے۔ ایڈیٹر میں خود ہوا کرتا تھا۔ اور اسسٹنٹ ایڈیٹر وہ تھے۔ ان کی تعلیم زیادہ نہ تھی۔ مگر بہت ذہین اور ہوشیار تھے۔ میری جس قدر پہلی تقریریں ہیں۔ وہ ساری کی ساری انہی کے ہاتھ کی لکھی ہوئی ہیں۔ وہ بڑے اچھے زود نویس تھے۔ اور ان کے لکھے ہوئے لیکچروں اور خطبات میں مجھے بہت کم اصلاح کرنی پڑتی تھی۔
پھر وہ اخبار کے ایڈیٹر ہوئے اور ایسے زبردست ایڈیٹر ثابت ہوئے کہ درحقیقت پیغامیوں سے زیادہ ٹکر انہوں نے ہی لی۔ پیغام صلح کے وہ اکثر جوابات لکھا کرتے تھے۔ اس طرح وہ میرے ابتدائی خطبات وغیرہ بھی لکھتے رہے۔ جو انہی کی وجہ سے محفوظ ہوئے۔
میں سمجھتا ہوں کہ یہ ان کا جماعت پر ایک بہت بڑا احسان ہے۔ اور جماعت ان کے لئے جتنی بھی دعائیں کرے۔ وہ اس کے مستحق ہیں۔" (الفضل ۲۳ اپریل ۱۹۵۶ء)

چندہ تحریک جدید اور حضرت مصلح موعودؓ کی تین پیاری دعائیں

اسلام کی عالمگیر فتح اور غلبہ کیلئے چندہ تحریک جدید جہاد کبیر ہے۔ ہر ملک میں مساجد کی تعمیر، تبلیغ و اشاعت اسلام اور تعلیمی و طبی اداروں کا اجراء اسی بابرکت چندہ سے ہو رہا ہے۔ حضرت مصلح موعودؓ کی ذیل کی تین دعاؤں سے چندہ تحریک جدید کی اہمیت واضح ہوتی ہے۔ فرمایا!۔

(۱):۔ اگر تمہیں تحریک جدید میں حصہ لینے کی توفیق نہیں ملی تو اللہ تعالیٰ تمہیں حصہ لینے کی توفیق عطا فرمائے اور تمہارے دلوں کی گرہیں کھول دے۔ آمین

(۲):۔ اگر تمہیں اللہ تعالیٰ نے اس میں حصہ لینے کی توفیق دی ہے لیکن تم نے اپنی حیثیت کے مطابق حصہ نہیں لیا تو اللہ تعالیٰ تمہیں بشاشت ایمان عطا فرمائے تا تم اپنی حیثیت کے مطابق اس میں حصہ لے سکو۔ آمین

(۳):۔ اگر تم نے اس میں حصہ لیا تھا اور اپنی حیثیت کے مطابق لیا تھا لیکن اپنی شامت اعمال کی وجہ سے یا کسی مجبوری کی وجہ سے تم اپنا وعدہ پورا

قسط نمبر (۱)

واقفِ نو کی والدہ کیلئے ضروری ہدایات

از:- محترمہ خورشید عطا صاحبہ کراچی

(۱):- یہ ہدایات بچے کے سکول جانے کی عمر سے پہلے کے لئے ہیں۔

(۲):- ان میں وہ سادہ باتیں نہیں دہرائی گئی ہیں جو پہلے ہی اکثر مائیں جانتی ہیں۔

(۳):- حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہدایات کو سامنے رکھ کر کچھ باتوں پر بحث کی گئی ہے۔

(۴):- یہ خیال رکھا گیا ہے کہ ماں کی ایسی رہنمائی کی جائے جو چار سال تک بچے کی تربیت اور دیکھ بھال کے لئے ماں کے لئے مفید ہو۔

(۵):- تربیت کو آسان۔ قابلِ عمل اور قابلِ قبول حد تک پیش کیا گیا ہے۔

(۶):- یہ ہدایات سب بچوں کیلئے یکساں نہیں۔ بچے کا ذہن لچکدار ہوتا ہے۔ اپنی ذات میں ہر بچہ منفرد ہوتا ہے۔ ہر نظریہ ہر بچہ کے لئے نہیں ہوتا اس لئے INDIVIDUAL DIFFERENCES (انفرادی اختلافات) کے اصول کو مدِ نظر رکھتے ہوئے یہ فیصلہ کرنا ہوگا کہ کون سے نظریہ کا کس بچہ پر اطلاق ہوگا۔

(۷):- اس بابرکت تحریک سے نہ صرف واقفینِ نو کی تربیت ہوگی بلکہ دیگر بہن بھائیوں (SIBLINGS) والدین و دیگر افرادِ خانہ بھی کچھ نہ کچھ سیکھ سکیں گے اس طرح مثالی احمدی گھرانوں کی تشکیل سے مثالی معاشرہ پیدا ہوگا۔

(۸):- یہ پیش کش ابتدائی سالوں کے لئے ہے یعنی سکول جانے کی عمر سے (SCHOOL AGE) قبل کے لئے۔ اس لئے اس میں دوسرے مسائل کا حل شامل نہیں۔

بچے کے ابتدائی چار سالوں کو اس طرح تقسیم کیا گیا ہے۔

پہلا دور:- پیدائش سے قبل۔

دوسرا دور:- پیدائش سے کم و بیش ایک سال کی عمر تک۔

تیسرا دور:- ایک سال سے دو سال کی عمر تک۔

چوتھا دور:- دو سال سے کم و بیش چار سال تک۔

اس کے بعد بچہ سکول جانا شروع کر دیتا ہے۔ وہاں سے تعلیمی ماہرین کی ذمہ داری شروع ہو جاتی ہے۔

سکول سے قبل ماں باپ کی ذمہ داری ہوتی ہے۔ اس لئے ان کی مدد کے لئے یہ چند سطور لکھی گئی ہیں۔ اللہ تعالیٰ جب اولاد دیتا ہے تو پرورش و تربیت کا شعور بھی دیتا ہے۔ ہم کچھ مشورے پیش کر رہے ہیں جن سے عمومی طور پر ماؤں کو کسی قدر فائدہ ہوگا۔

انسان کی ایک صفت رب ہے یعنی تربیت کرنے والا۔ مربی۔ یہی صفت وہ ماں باپ میں دیکھنا پسند کرتا ہے۔ والدین بچے کی جسمانی و روحانی تربیت میں خدا تعالیٰ سے دعا کر کے اس کی طرز پر پیار و محبت سے کام لیں۔

پہلا دور:-

PRE-NATAL PERIOD

(۱):- وقف کرنے سے قبل حمل مسنون دعاؤں کے علاوہ میاں بیوی کو آپس کے تعلقات غیر معمولی خوشگوار بنانے ہوں گے۔ باہمی تعاون اور محبت کی فضا قائم رکھنی ہوگی۔ جذباتی تناؤ یا دباؤ بچے کے مزاج پر گہرا اثر چھوڑتے ہیں۔ باہمی اعتماد، محبت اور خلوص کے بغیر بچہ کی شخصیت ادھوری رہ جائے گی۔

(۲):- نہ صرف میاں بیوی بلکہ خاندان کے دیگر افراد کو بھی اس کارِ خیر میں حصہ لینا ہوگا۔ ماں کو غیر ضروری الجھن اور جذباتی تناؤ سے بچانا ہوگا۔ اور اس کا ہر طرح سے خیال رکھنا ہوگا۔

(۳):- شہروں کے علاوہ گاؤں اور قصبوں میں بھی واقفینِ نو کی ماؤں کا میڈیکل چیک اپ کرنے کا باقاعدہ انتظام ہو۔ متوازن غذا۔ آرام، ہلکی پھلکی ورزش وغیرہ کے سلسلہ میں انہیں ہدایات سمجھائی جائیں اور ان پر عمل کو چیک کیا جائے۔ اگر میڈیکل مدد کی ضرورت ہو اور کوئی اس کی استطاعت نہ رکھتی ہو تو اس کو مہیا کرنے کا انتظام کیا جائے۔ غذا تازہ پکی ہوئی ہو۔ فرج میں زیادہ دیر تک رکھی ہوئی غذائیں نہ استعمال کی جائیں۔

(۴):- ہونے والی ماؤں کو ایسا لٹریچر یا کیسٹس مہیا کی جائیں جس میں خاص طور پر ایسا مواد ہے جس سے ان کی تربیت بھی ہو۔ خدا تعالیٰ سے محبت۔ قرآن کریم سے عشق۔ سلسلہ سے گہری وابستگی پیدا ہو۔

قرآن کریم کی تلاوت ٹھہر ٹھہر کر کریں۔ کیونکہ ایسے شواہد موجود ہیں کہ ایک ذہین جنین اپنی صلاحیت کے مطابق پیدائش سے قبل ہی بیرونی ماحول سے بہت کچھ اکتساب کر کے دنیا میں آتا ہے۔ اور بعد میں تعلیمی و تربیتی ماحول کو سازگار بنانے میں مدد دیتا ہے۔

(۵):- تحریک وقفِ نو کے سلسلہ میں جو خصوصیات حضور رضی اللہ عنہ بچوں میں پیدا کرنے کی ہدایات کی ہیں وہ ماں باپ کو بار بار ذہن نشین کرنی ہونگی تاکہ وہ خود بھی اس معیار پر آجائیں جس پر بچہ کو لانا ہے اگر وہ خود ہی اس معیار پر قائم نہ ہوں گے تو بچہ کو کس طرح اس معیار پر لا سکیں گے۔

(۶):- ہونے والی ماں کے کمرے میں ٹی وی سیٹ نہ رکھا جائے تاکہ تابکاری کے اثر سے بچہ محفوظ رہے۔ اور ماں بھی ٹی وی کم سے کم دیکھے اور فاصلے پر بیٹھ کر دیکھے۔

(۷):- کمرے میں خوبصورت بچوں کی تصاویر عموماً لگائی جاتی ہیں۔ ان کے علاوہ حضرت مسیح موعود (آپ پر سلامتی ہو) اور خلفائے سلسلہ و دیگر اکابرین سلسلہ کی تصاویر بھی لگائیں۔

(۸):- ماں اور باپ دونوں تربیت کے سلسلہ میں اللہ تعالیٰ سے دعا کے ذریعہ راہنمائی مانگیں۔ اور یہ دعا بھی مانگیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی یہ نذر قبول فرمائے۔

(باقی)

راہِ ہدیٰ بقیہ صفحہ (۹)

ہیں تو مراد محمد رسول اللہ ہوتی ہے پس ان مولوی صاحب کی دماغی صنعت عجیب ہے کہ احمدی جب محمد رسول اللہ کہیں تو مولوی صاحب کا اصرار ہے کہ مراد مرزا غلام احمد صاحب ہیں اور جب مولوی صاحب اور ان کے ہمنوا اشرف علی رسول اللہ کا نعرہ لگائیں تو دل میں مراد محمد رسول اللہ ہوتی ہے۔

خرد کا نام جنوں رکھ دیا جنوں کا خرد
جو چاہے آپ کا حسن کرشمہ ساز کرے

ایک حسن یوسفی وہ تھا جو نور حق سے منور تھا لیکن اس زمانہ کی بدنصیبی دیکھیں کہ آج یہ حسن یوسفی بھی دیکھنا پڑا۔

پس نہیں بتایا جائے کہ کونسا کلمہ پڑھ کر احمدی مسلمان ہوگا۔ اور نیا ایجاد شدہ کلمہ ہم ہرگز تسلیم نہیں کریں گے اور وہی کلمہ پڑھیں گے جو محمد رسول اللہؐ نے سکھایا ہے۔

صوبائی مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ اڑیسہ

قائد علاقائی .... مکرم شیخ حلیم الدین صاحب کیرنگ
معتمد علاقائی .... ” نور الدین امین صاحب بھوبنیشور
ناظم تبلیغ ” .... ” شیخ وسیم احمد صاحب بھدرک
” اطفال ” .... ” سیف الرحمن صاحب سونگھڑہ
” تعلیم و تربیت ” .... ” ظہور الحق صاحب پینکال
” مال ” .... ” سید ابراہیم صاحب بھوبنیشور

جملہ قائدین مجالس اڑیسہ مطلع رہیں اور جملہ عہدیداران سے تعاون فرماویں۔

صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت

وصایا

منظوری سے قبل اسمائے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر اندر اس کی اطلاع دفتر بہشتی مقبرہ کو کرے۔

(سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

وصیت نمبر ۱۴۹۱۲ میں سیدہ صفیہ بیگم زوجہ حبیب احمد خادم صاحب قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر ۳۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۱/۲/۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بحارت ہوگی۔ اس وقت میری غیر منقولہ کوئی جائیداد نہیں۔ البتہ منقولہ جائیداد کی تفصیل درج ذیل ہے۔

۱۔ حق مہر بذمہ خاوند	۴۰۰۰ ـــ ۰۰
۲۔ زیور طلائی ایک ہار گیارہ گرام ایک ہار ۹ گرام ایک ہار دو کانٹے ۱۲ گرام ایک جوڑی کانٹے ۴ گرام ۴ عدد کوکے ایک گرام ۲ عدد ٹیلیاں ۱/۲ گرام کل وزن ۱/۲ ۳۶ گرام	۱۰۹۵۰ ـــ ۰۰
۳۔ زیور نقری ایک پازیب ۵۰ گرام	۳۵۰ ـــ ۰۰
میزان	۱۵۳۰۰ ـــ ۰۰

میں مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتی ہوں اسکے علاوہ مجھے میرے خاوند کی طرف سے مبلغ پچاس روپے ماہوار جیب خرچ ملتا ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا (جو بھی ہوگی) ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی رہونگی۔ اگر اس کے بعد میں کوئی مزید آمد یا جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع دفتر بہشتی مقبرہ کو کرتی رہونگی اور اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد	الامۃ	گواہ شد
حبیب احمد خادم خاوند موصیہ	سیدہ صفیہ بیگم	شاہد احمد قاضی

وصیت نمبر ۱۴۹۱۸ میں محمد عبد العظیم ولد محمد عبد المجید صاحب قوم شیخ پیشہ ملازمت عمر ۵۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن عثمان آباد ڈاکخانہ عثمان آباد ضلع عثمان آباد صوبہ مہاراشٹرا۔

بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۱/۱۲/۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

رہائشی مکان ۸۰ × ۵۰ پختہ بنام ایوان احمدیت جس کے دو حصہ ہیں ایک کا نام ناصر بلاک ہے جس میں کرایہ دار ہے۔ دوسرا حصہ خاکسار کے استعمال میں ہے۔ اس کا نام طاہر بلاک ہے۔ کرایہ روپیہ ۴۰۰/- ماہوار ہے۔ یہ واقع کھرنی ملا عثمان آباد میں ہے۔ یہ مکان خاکسار نے سرکار سے ۲۲۶۰۰/- روپے قرض لیکر بنایا ہے۔ اس لئے وہ سن ۲۰۰۰ء تک صدر جمہوریہ ہند کے نام رجسٹرڈ ہے۔ ۱۹۷۹ء میں یہ مکان ۴۰۰۰۰/- روپے کی لاگت سے بنا اس کے بعد سے اب تک مزید ۴۰۰۰۰/- روپے اس کی مرمت و مزید ترمیم میں خرچ کر چکا ہوں۔ اس کے علاوہ ایک اوپن پلاٹ بھی خریدا ہوا رقبہ ۵۰ × ۵۰ ہے جو مہر سوسائٹی عثمان آباد میں ہے جس کی خریداری پر کوئی ۹۰۰/- روپے خرچ ہوا تھا۔ اس کے کاغذات بھی مجھے نہیں ملے ہیں۔ لیکن سوسائٹی نے وہ میرے نام رجسٹر کی ہے۔ اس کی اطلاع مجھے ہے۔ ان دونوں جائیدادوں کی مالیت لکھ دی گئی ہے۔

اس وقت مجھے ماہوار آمد ۲۱۵۲/- روپے ہوتی ہے۔ اسی طرح مکان کرایہ ۴۰۰/- روپیہ آمد ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ ملازمت جو آمد ہے اس کا ۱/۱۰ حصہ حسب قواعد اور کرایہ سے جو آمد ہے اس کے ۱/۱۰ حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان کو ادا کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائیداد و آمد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت ۹۱-۱۲-۱ سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد	العبد	گواہ شد
عبد اللطیف	محمد عبد العظیم	بشارت احمد

وصیت نمبر ۱۴۹۱۹ میں امۃ القدیر زوجہ مکرم محمد عبد العظیم قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر ۴۵ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن عثمان آباد ڈاکخانہ عثمان آباد ضلع عثمان آباد صوبہ مہاراشٹرا۔

بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۱/۱۲/۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اس وقت میری کوئی جائیداد غیر منقولہ نہیں ہے۔ البتہ منقولہ جائیداد کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

۱۔ طلائی زیور ۲ عدد ہار اور کان کے پھول وزن ۲۵ گرام قیمت موجودہ	۱۰۰۰۰ ـــ ۰۰
۲۔ نقری زیور پازیب ۱۶۰ گرام موجودہ قیمت	۱۱۰۰ ـــ ۰۰
۳۔ مہر بذمہ خاوند	

میری کوئی آمد نہیں ہے البتہ میرے شوہر کی طرف سے مبلغ ۱۰۰/- روپے بطور جیب خرچ ملتا ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی آمد پر ۱/۱۰ حصہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت مورخہ ۹۱/۱۲/۱ سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد	الامۃ	گواہ شد
بشارت احمد	امۃ القدیر	محمد عبد العظیم خاوند موصیہ

وصیت نمبر ۱۴۹۳۲ میں انیسہ بیگم زوجہ مکرم منشی اللہ جان صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر ۴۵ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن کیرنگ ڈاکخانہ کیرنگ ضلع پوری صوبہ اڑیسہ۔

بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۲/۳/۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بحارت ہوگا۔ اس وقت میری درج ذیل جائیداد ہے۔

۱۔ مکان کی زمین واقع کیرنگ ۸ ڈسمل موجودہ قیمت	۶۰۰ ـــ ۰۰ روپے
۲۔ حق مہر بذمہ شوہر	۲۵۰۰ ـــ ۰۰
میزان	۳۱۰۰ ـــ ۰۰ روپیہ

میں مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتی ہوں اس کے علاوہ مجھے شوہر کی طرف سے جیب خرچ ۵۰/- روپے ماہانہ ملتا ہے۔ میں اپنی مندرجہ بالا آمد کا ۱/۱۰ حصہ (جو بھی ہوگی) تا زیست داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی رہوں گی۔ اگر اس کے بعد میں کوئی مزید آمد یا جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع دفتر بہشتی مقبرہ قادیان کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد | الامۃ | گواہ شد
غنی اللہ خاں | انیسہ بیگم | شمس الحق خاں
خاوند موصیہ

وصیت نمبر ۱۴۹۲۳ میں سی اتیچ ابوبکر ولد مکرم کوئی دوبلی صاحب مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ معلم وقف جدید عمر ۴۳ سال تاریخ بیعت اکتوبر ۱۹۶۸ء ساکن چنگانورا ڈاکخانہ چنگانورا ضلع ترالپرم صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۹۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری منقولہ و غیر منقولہ کوئی جائیداد نہیں ہے۔ خاکسار اس وقت بطور معلم وقف جدید کام کر رہا ہے۔ جس سے مبلغ ۹۷۵ روپے ماہوار تنخواہ ملتی ہے۔ میں اپنی مندرجہ بالا آمد کے ۱/۱۰ حصہ کو (جو بھی ہوگی) تا زیست داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اگر اس کے بعد میں کوئی مزید آمد یا جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع دفتر بہشتی مقبرہ قادیان کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد | العبد | گواہ شد
ایم کے محمد بشیر | سی اتیچ ابوبکر | ٹی کے شوکت علی
مہدی نگر | | معلم وقف جدید

وصیت نمبر ۱۴۹۲۴ میں محمد مصلح الدین سعدی ولد مکرم محمد فیروز الدین انور صاحب قوم سید پیشہ ملازمت عمر ۳۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن اکاگنڈہ حال قادیان۔ ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۸-۱۰-۹۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری منقولہ و غیر منقولہ کوئی جائیداد نہیں ہے خاکسار اس وقت بطور مبلغ سلسلہ صدر انجمن احمدیہ کی ملازمت کر رہا ہے جس سے مجھے مبلغ ۔/۱۴۸۸ روپے ماہوار تنخواہ ملتی ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کے (جو بھی ہوگی) ۱/۱۰ حصہ کو داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اگر اس کے بعد میں کوئی مزید آمد یا جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع دفتر بہشتی مقبرہ قادیان کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد | العبد | گواہ شد
ادریس احمد اسلم | مصلح الدین سعدی | شاہد احمد قاضی
نائب ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

وصیت نمبر ۱۴۹۲۶ میں عظمیٰ خاتون بیوہ مکرم ملک صلاح الدین صاحب مرحوم قوم ملک پیشہ امور خانہ داری عمر ۵۸ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن آڑدھا بہار حال قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب۔
بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۳/۹۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت موجود جائیداد کی تفصیل درج ذیل ہے۔ موضع آڑدھا ضلع مونگھیر میں اندازاً ساڑھے سات کنال زمین جس میں میں اور میرا بھائی برابر کے شریک ہیں اس کی موجودہ کل مالیت ۔/۱۲۰۰۰ روپیہ ہے۔ زیور طلائی و نقری اس وقت کوئی نہیں ہے۔ کیونکہ جو زیور تھا وہ چوری ہو گیا تھا۔ اس کے علاوہ ایک مکان واقع قادیان ہے جسکی موجودہ قیمت مبلغ ۔/۷۵۰۰۰ روپیہ ہے۔ جس کے ۱/۱۰ حصہ کی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتی ہوں۔ اس وقت میری کوئی ذاتی آمد نہیں البتہ اپنے خورد و نوش کے مطابق اندازاً ۲۵ روپے ماہوار چندہ حصہ آمد ادا کرتی رہوں گی۔ اگر اس کے بعد میں کوئی مزید آمد یا جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع دفتر بہشتی مقبرہ کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد | الامۃ | گواہ شد
افتخار احمد ملک | عظمیٰ خاتون | اعجاز احمد ملک
فرزند موصیہ | | فرزند موصیہ

وصیت نمبر ۱۴۹۲۷ میں ظہیر احمد جاوید ولد مکرم محمد مظاہر حسین صاحب قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۲۱ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب۔
بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۱/۹۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری ذاتی کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میں صدر انجمن احمدیہ قادیان کا ملازم ہوں۔ اس وقت مجھے ماہوار مبلغ ۔/۷۷۰ روپے تنخواہ ملتی ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں آئندہ اگر اپنی زندگی میں کوئی بھی جائیداد اور آمد پیدا کروں گا تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز قادیان کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جائے

گواہ شد | العبد | گواہ شد
حافظ مظہر احمد طاہر | ظہیر احمد جاوید | شاہد احمد قاضی

وصیت نمبر ۱۴۹۲۸ میں ڈاکٹر سید بشارت احمد شاہ سیفی ولد مکرم مرحوم سید محمد شاہ صاحب سیفی قوم سید پیشہ ملازمت عمر ۴۳ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن بیج بہارہ ڈاکخانہ بیج بہارہ ضلع اننت ناگ (اسلام آباد) صوبہ کشمیر۔
بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵/۵/۹۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے ۱۔ غیر منقولہ جائیداد میں ایک مکان جس کا رقبہ زمین تقریباً ۱۸ مرلہ ہے جس میں میرے حصہ کے چار کمرہ جات و آدھا اٹیک شامل ہے۔ مشترکہ مالکی بیج بہارہ کشمیر میں ہے۔ جس کے ہم دو بھائی مالک ہیں۔ جس کی قیمت اندازاً ایک لاکھ روپیہ ہے یہ قیمت کل مشترکہ جائیداد کی ہے۔
۲۔ ایک مکان زیر تعمیر بمقام ناصر آباد کشمیر میں واقع ہے۔ جو کہ خاکسار کی ذاتی ملکیت ہے جس پر ابتک تقریباً سوا لاکھ روپے خرچ ہوا ہے جس زمین پر یہ مکان تعمیر ہوا ہے۔ وہ ملکیت خاکسار کی اہلیہ کی ہے۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو مبلغ ۔/۳۱۵۴ روپے ہے جو بصورت ملازمت ہے میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی آمد کے ۱/۱۰ حصہ کو تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان کو دیتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائیداد یا آمد اس کے بعد میں پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری وصیت سے نافذ کی جائے

گواہ شد | العبد | گواہ شد
مبارک احمد ظفر | ڈاکٹر سید بشارت احمد شاہ سیفی | محمد یوسف انور
صدر جماعت ناصر آباد

تلاش موصی

مکرم محمد نظام صاحب ولد مکرم محمد بشیر صاحب ساکن ربا ہی ڈاکخانہ کنہلی ضلع پورنیہ صوبہ بہار نے مورخہ ۱۵/۹/۸۷ کو وصیت کی تھی۔ کچھ عرصہ موصوف قادیان میں رہے۔ اس کے بعد گزشتہ دو سال سے موصوف کا دفتر ہذا سے رابطہ نہیں ہے لہذا اگر موصوف خود یا کوئی صاحب ان کے بارہ میں جانتا ہو تو موصوف کے موجودہ ایڈریس سے دفتر ہذا کو مطلع کریں۔

سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان

صد سالہ جلسہ سالانہ قادیان کے متعلق میرے تاثرات

"قادیاں ہے دار الاماں دنیا رہے تیرا نشاں ہے"

اس سال سو سالہ جلسہ سالانہ ہے۔ قادیان میں اس مبارک موقعہ پر خلیفۂ وقت کے قدم میمنت کی بدولت جشن چراغاں ہوگا۔

یہ خوشکن اعلان تھا جو بار بار گونج رہا تھا۔ یہ اعلان تھا جو ساری دنیا کے احمدیوں کے دلوں کو گرما گیا۔ بوڑھے۔ جوان۔ بچے۔ عورتیں۔ یہاں تک کہ لنگڑے لولے۔ اپاہج سبھوں نے کمر ہمت باندھ لی۔ کاروبار بند کر دیئے گئے۔ ملازمین نے چھٹی لے لی۔ عالم رنگ و بو سے عالم نور کی طرف قافلے بڑھنے لگے۔ دور دور کے قافلے سمٹ کر منزل مقصود کا حسین تصور حقیقت بن کر سامنے آنے لگا۔ منارۃ المسیح کے بلند و بالا مقام سے اھلاً و سھلاً و مرحبا کی گونج سے فضا بھرنے لگی۔ واللہ وہ منظر کیا منظر تھا۔ زبان بیان سے قاصر ہوگئی ہے

کس طرح تیرا کروں اے ذو المنن شکر و سپاس
وہ زباں لاؤں کہاں سے جس سے ہو یہ کاروبار

فدائیان احمدیت کا بے پناہ سیلاب دریائے بے کراں کی طرح رواں دواں ہے۔ ہر رنگ و نسل۔ عرب و عجم۔ مشرق و مغرب۔ یورپ اور ایشیا کے نورانی چہروں والے کالے بھی ہیں۔ گورے بھی ہیں۔ بھانت بھانت کی بولیاں ان کی۔ ان کے لباس الگ الگ سب کا ایک ہی مقصد ایک ہی آرزو ہے کہ دیار مسیح کی برکتوں سے اپنی جھولیاں بھر لیں۔ وسیع و عریض جلسہ گاہ۔ وہ ہجوم عاشقاں انتظار یار میں سرگرداں ان کی آنکھیں اپنے آقا کے دیدار کے لئے بے قرار ہیں۔ عجیب بے خودی کا عالم ہے۔ اعلان ہوا کہ پیارے آقا تشریف لا رہے ہیں۔ پیاسی نظریں، تڑپتے دل دھڑک رہے ہیں آج دیدار ہوگا۔ برسوں کی مایوسیاں اچانک نشاط الٰہی میں بدل گئیں۔ پر سوز آہیں۔ درد بھری دعائیں۔ مخداکہ آج رب العزت کی بارگاہ میں مقبول ہوئے ہیں۔ امیدیں بار آور ہوئیں۔ دل و جان سے پیارے آقا نے اسٹیج پر قدم رنجہ فرمایا۔ فلک شگاف اللہ اکبر کے نعروں سے استقبال ہوا۔ واللہ کیا جاہ و جلال ہے۔ کیا نور مجسم ہے۔ اللہ تعالیٰ کا بنایا ہوا خلیفہ اس کے نور سے منور ہے۔

بیتاب آؤ آج اپنی اداس نگاہوں کو ٹھنڈا کرلیں۔ نہ جانے پھر کب یہ موقعہ نصیب ہو۔

ہے اک زماں کے بعد آئی ہے یہ ٹھنڈی ہوا
پھر خدا جانے کب آئیں یہ دن اور یہ بہار

خوش نصیب ہے کہ خلیفۂ وقت کے مبارک ہاتھوں سے تکبیر کے نعروں میں لوائے احمدیت لہرائی پرچم احمدیت ہوا کے دوش پر اڑنے لگا۔ اسلام اور احمدیت کی درخشاں ترقی کے ترانے گانے لگا

آقائے احمدیت اسٹیج پر جلوہ افروز ہیں۔ ہزاروں نگاہوں کا مرکز۔ ہزاروں دلوں کی تمناؤں کا حاصل۔ رشد و ہدایت کا پیکر لب کشا ہیں۔ افتتاحی خطاب و اختتامی خطاب۔ ایمان افروز کلمات سے معمور ہے۔ فصاحت و بلاغت کے سنہرے الفاظ میں انوار سماوی کا نزول ہے۔ معرفت و حقیقت کے دقیق مسائل کا انداز بیان کتنا پیارا اور کتنا دلنشین ہے۔ نماز کے لئے اذان ہوئی بندگان خدا کا رخ یکایک مسجد کی طرف ہے۔

اللہ جل شانہ کے حضور صف باندھے کھڑے ہیں۔ عجز و نیاز ہے۔ پیارے امام امامت فرما رہے ہیں۔ نمازوں میں وارفتگی کا عالم۔ بارگاہ الٰہی میں بے خودی کا سماں آہوں اور سسکیوں میں دعاؤں کا منظر۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ فرشتے کشتیاں بھر بھر کے اللہ تعالیٰ کی رحمت اتار رہے ہیں۔

آہ وہ سماں بھی کتنا روح پرور تھا جب حضور سیر کی غرض سے مسجد اقصیٰ سے بہشتی مقبرہ اور بہشتی مقبرہ سے قادیان اور قادیان کے گرد و نواح میں اپنے عطر بیز قدموں سے خوشبو بکھیر رہے ہیں۔ عشاقان مسیح کو السلام علیکم کی دعا سے سرشار کر رہے ہیں۔ بچوں کے لئے شفقت اور رحمت کے پھول برسا رہے ہیں۔ قادیان کی مقدس سرزمین مسیح پاک کے جانشین کو پاکر آج فخر سے آسمان سے باتیں کر رہی ہے قادیان کا چپہ چپہ گوشہ گوشہ اور ہر گلی گواہ ہے کہ اس نے اپنے آقا کے قدم کس عقیدت کے ساتھ چومے ہیں۔

وہ منظر کتنا دل خراش ہے جب جان سے پیارے محبوب آقا اپنے دل گرفتہ خدام کو قادیان کی پیاری بستی کو الوداع فرما رہے ہیں۔ محبوب کی آنکھیں بھی آنسو بار سب کی آنکھوں میں آنسو امڈ آئے ہیں۔

خدا حافظ اے دور جانے والے پیارے آقا خدا حافظ و ناصر۔ خدایا! یہ پر شکوہ اور پر نور زمین دار الامان بار بار ہمیں نصیب فرما۔ آمین ہمارا روحانی بادشاہ جلوہ افروز ہو کر اس کے حسن کو بے مثال کر دے۔ آمین۔

خاکسار: محمد صادق [illegible]

چوتھی مجلس مشاورت بھارت

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال چوتھی مجلس مشاورت بھارت کا انعقاد ۱۹ دسمبر ۱۹۹۲ء کو قادیان میں ہوگا۔

امراء و صدر صاحبان سے گزارش ہے کہ حسب قواعد کے مطابق نمائندگان کا انتخاب کر کے شوریٰ میں شرکت کے لئے بھجوائیں۔

نوٹ: اس شوریٰ کے لئے تجاویز مقامی جماعتوں کی منظوری کے بعد ۳۰ اکتوبر ۱۹۹۲ء سے قبل سیکرٹری کو بھجوادیں۔ ۳۰ اکتوبر کے بعد ملنے والی تجاویز ایجنڈے میں شامل نہ ہوسکیں گی۔

سیکرٹری مجلس شوریٰ بھارت

سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ و اطفال الاحمدیہ
وانتخاب صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت

مجلس خدام الاحمدیہ و اطفال الاحمدیہ کے سالانہ اجتماع ۹۲-۹۱ کا انعقاد ۱۶-۱۷-۱۸ اکتوبر ۱۹۹۲ء کو ہوگا۔ اجتماع کے پروگراموں پر مشتمل سرکلر مجالس کو بھجوایا جا چکا ہے۔

اسی طرح اس موقعہ پر مجلس شوریٰ میں صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کا انتخاب برائے سال ۹۳-۹۲ء و ۹۲-۹۱ء بھی عمل میں آئے گا۔ قواعد انتخاب کا سرکلر بھی مجالس کو بھجوایا جا چکا ہے

قائدین کرام سے گزارش ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ نمائندگان کے ساتھ اس بابرکت اجتماع میں شرکت فرماویں۔

صدر اجتماع کمیٹی مجلس خدام الاحمدیہ بھارت

تقریب رخصتانہ

خاکسار کی چھوٹی ہمشیرہ عزیزہ عذرا چودھری صاحبہ بنت مکرم چوہدری محمد صدیق صاحب مرحوم آف لکھنؤ کی تقریب رخصتانہ مورخہ ۱۹/۴/۹۲ کو ہمراہ مکرم زاہد احمد خان صاحب ابن مکرم حامد خان صاحب آف فیروز آباد عمل میں آئی۔ اعانت بدر ۲۱ روپیہ ادا کرتے ہوئے رشتہ کے ہر جہت سے بابرکت ہونے کے لئے درخواست دعا ہے

(چوہدری رضا محمد نسیم لکھنؤ)

اعلان نکاح

مورخہ ۲۴/۶/۹۲ کو عزیزہ طیبہ خاتون صاحبہ بنت مکرم میر امجد علی صاحب محی الدین پور سونگھڑہ کا نکاح مکرم میر شرف الدین صاحب ابن مکرم میر نور الدین صاحب محی الدین پور سونگھڑہ کے ساتھ مبلغ دس ہزار (۱۰۰۰۰) روپیے حق مہر پر مکرم مولوی میر فضل عمر صاحب نے پڑھا۔ [illegible] صاحب اعانت بدر پندرہ روپیہ ادا کرتے ہوئے رشتہ کے جانبین کے لئے باعث برکت و رحمت و مثمر بہ ثمرات حسنہ ہونے کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ (میر انوار الدین احمد، قائد مجلس خدام الاحمدیہ سونگھڑہ)

محلہ احمدیہ میں پنجاب کے دو وزراء کی آمد

قادیان ۲۰/۶/۹۲ کو محلہ احمدیہ میں اچانک دوپہر کے وقت پنجاب کے دو وزراء شری جگجیت سنگھ صاحب وزیر مالیات و شری مہندر سنگھ صاحب کے، پی وزیر سپورٹس تشریف لائے۔ وہ قادیان سے گذر رہے تھے کہ منارۃ المسیح کو دیکھ کر جستجو ہوئی کہ محلہ احمدیہ دیکھتے چلیں۔

چنانچہ اطلاع ملتے ہی مکرم سعادت احمد صاحب جاوید نائب ناظر امور عامہ، مکرم مولوی جاوید اقبال صاحب اختر انچارج دفتر ملیا، مکرم سید تنویر احمد صاحب ناظر نشر و اشاعت و مشیر قانونی و مکرم منیر احمد صاحب حافظ آبادی ناظر امور عامہ معزز مہمانوں سے ملنے آ گئے۔ چونکہ یہ وزراء بہت تھوڑے وقت کے لئے تشریف لائے تھے تاہم انہیں مہمان خانہ لے جایا گیا جہاں ان کی ٹھنڈے مشروب سے مکرم افسر صاحب لنگر خانہ نے تواضع کی۔ اس کے بعد منارۃ المسیح کی زیارت کے لئے مہمانان کرام مسجد اقصیٰ تشریف لائے اور تبلیغی و تعارفی گفتگو سے بہت محظوظ ہوئے۔ انہیں نمائش ہال میں بھی لے جایا گیا۔ جہاں انہوں نے سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی تصانیف ملاحظہ فرمائیں اور پاکستانی ملاؤں کی طرف سے پاکستان میں شہید کئے جانے والے احباب جماعت کے فوٹو بھی دیکھے اسی طرح سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے یورپ و افریقہ کے دورہ جات کی تصاویر میں دلچسپی ظاہر کی۔

ان وزراء کی خواہش پر محترم ناظر صاحب نشر و اشاعت نے انہیں پنجابی میں قرآن کریم کا ترجمہ اور دیگر تبلیغی و تعارفی لٹریچر کا تحفہ دیا جسے انہوں نے بہت احترام سے قبول کیا۔ اور جس طرح فوری انہیں بغیر اطلاع کے تشریف لانے پر welcome کیا گیا اس کا انہوں نے تہہ دل سے شکریہ ادا کیا۔

(نامہ نگار خصوصی)

ولادت

اللہ تعالیٰ نے بتاریخ ۲۸/۵/۹۲ خاکسار کو دوسرا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ جس کا نام حضور انور ایدہ اللہ نے "صالح احمد" تجویز فرمایا ہے نومولود مکرم چوہدری سکندر خان صاحب درویش قادیان کا پوتا اور مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب ہاڑ قادیان کا نواسہ ہے بچے کے نیک صالح اور خادم دین بننے کے لئے درخواست دعا ہے۔

(رفیع احمد کارکن دفتر محاسب)

WANTED REPORTERS, AGENTS. FOR NATIONAL HINDI WEEKLY "GHULAMI KI BERHIYAN"

MATTERS BY WRITERS CORDIALLY ENVALID ON NATIONAL, INTERNATIONAL, CURRENT PROBLEMS DIFFERENT TOPICS PROVISION OF TRANSLATION WILL BE AVAILABLE. WILLING PERSONS MAY CONTACT.

ADRESS:- MOHAMMAD MUSTAQIM,
G-4/B, 18 BANGLA
ITARSI PIN:- 461111 (M.P)

روایتی زیورات جدید فیشن کے ساتھ

شریف جیولرز

پروپرائیٹرز:- حنیف احمد کامران، حاجی شریف احمد

اقصیٰ روڈ - ربوہ - پاکستان

PHONE :- 04524-649

بہترین ذکر لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ اور بہترین دعا اَلْحَمْدُ لِلّٰہ ہے (ترمذی)

C.K. ALAVI KABWAH WOOD INDUSTRIES

MAHDI NAGAR VANIYAMBALAM-679339 (KERALA)

TIMBER LOGS SAWN SIZE

TEAK POLES & WOODEN FURNITURE

QURESHI ASSOCIATES

MANUFACTURERS - EXPORTERS - IMPORTERS - HIGHLY FASHION LADIES MADE-UP OFF 100% PURE LEATHER, SILK WITH SEQUENCES. AND SOLID BRASS NOVELTIES, GIFT ITMS ETC.

MAILLING ADDRESS: 4378/4B. MURARI LAL LANE ANSARI ROAD, NEW DELHI-110002 (INDIA)

PHONES:- 011-3263992, 011-3282643-

FAX- 91-11-3755121 SHELKA NEW DELHI

SUPER INTERNATIONAL

PHONES:- OFF:- 6378622 RESI:- 6233389

(PLEASE CONTACT FOR IMPORT AND EXPORT GOODS OF ALL KINDS)

PLOT No-6-TARUN BHARAT CO-OP-SOCIETY Ltd. OLD CHAKALA, SAHAR ROAD (ANDHERI EAST) BOMBAY-400099.

ارشاد نبوی

اِحْفَظْ لِسَانَكَ

اپنی زبان کی حفاظت کر

(منجانب)

یکے از اراکین جماعت احمدیہ بمبئی

طالبان دعا:-

آٹو ٹریڈرز

AUTO TRADERS

۱۶ - مینگو لین کلکتہ - ۷۰۰۰۰۱

NTR

ہماری اعلیٰ لذات ہمارے خدام ہیں

(رکشتی نوح)

Starline

پیش کرتے ہیں:

نرم رو، مضبوط اور دیدہ زیب ربر شیٹ ہوائی چپل نیز ربر پلاسٹک اور کینوس کے جوتے

NEW INDIA RUBBER WORKS (P) LTD CALCUTTA-700015

اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ

YUBA QUALITY FOOT WEAR

(پیشکش)

بانی پولیمرز کلکتہ - ۷۰۰۰۴۶

فون نمبرز

43-4028-5137-5206